انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
ختم نبوت فورم کا ترجمان
ماہنامہ
(انٹرنیشنل)
الخاتم ﷺ
علمی ادبی اور تحقیقی مجلہ
AL-Khatam
جلد 1۔ شمارہ 4۔ صفر المظفر 1442ھ۔ اکتوبر 2020ء
KHATM-E-NBUWAT FORUM
ختم نبوۃ فورم
فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
عقیدۂ ختمِ نبوت اور ناموسِ رسالت ﷺ
کے حوالے سے نہائت علمی ادبی اور تحقیقی مجلہ
سرپرستِ اعلیٰ
فضیلۃ الشیخ سید صابر حسین شاہ بخاری
مدیرِ اعلیٰ
علامہ مفتی سید محمد مبشر رضا قادری

ناشر: مفتی سید مبشر رضا، **مطبع:** رضا پبلیشنگ کمپنی لاہور، **مقام اشاعت:** مکتبہ ختم نبوت فورم گوجرانوالہ

مشمولاتِ مجلہ

رونمائی

تحفظ عقیدہ ختم نبوت۔۔۔۔اہل سنت کا اتحاد ناگزیر!

اتفاق واتحاد اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔جس قوم سے یہ نعمت اللہ تعالیٰ چھین لے۔پھر وہ قوم کسی بھی معرکے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔اہل سنت و جماعت سواد اعظم کے علماء ومشائخ کے آپس کے علمی اختلافات اور بے احتیاطی سے انتشار وافتراق کا ایسا ماحول بن گیا ہے کہ سوشل میڈیا پر بیٹھا ہر شخص نہ صرف ''مفتی'' بلکہ ''مجتہد'' بن کر ایسے ایسے گل کھلا رہا ہے کہ الامان الحفیظ۔کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے دفاع میں اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم کے بارے میں نامناسب لب کشائی کرتے ہیں اور کئی اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم کی محبت میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی شان میں نامناسب الفاظ استعمال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔اہل سنت کے علماء ومشائخ کے آپس میں دست وگریباں ہونے سے اہل سنت کا شیرازہ بکھر کر رہ گیا ہے۔عوام اہل سنت پریشان حال ہیں کہ''اب کسے رہنما کرے کوئی'' اس صورت حال سے رافضیوں،خارجیوں اور تفضیلیوں نے خوب فائدہ اٹھایا اور عوام اہل سنت کو حب اہل بیت کے نام پر خوب ورغلایا۔ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے کئی سادہ لوح سنی فتنۂ رافضیت کے دام فریب میں آگئے ہیں۔اور کچھ فتنۂ خارجیت کا تر نوالہ بن چکے ہیں۔ہماری نااتفاقی سے سات ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت سے قبل ہی ہمارے علماء ومشائخ کی اکثریت کو گرفتار کر کے پس دیوار زنداں کر دیا گیا تاکہ وہ ناروے میں قرآن کریم کی بے حرمتی کے خلاف کسی قسم کی صدائے احتجاج بلند نہ کر سکیں۔اپنے پیارے نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وعصمت کے دفاع میں اجتماعی طور پر گستاخوں کی کھلم کھلا مذمت نہ کر سکیں۔دوسری طرف اس بار اہل تشیع کے ذاکروں نے محرم الحرام کے اپنے پروگراموں میں سر عام میرے پیارے نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بارے میں نہایت نازیبا اور گھٹیا کلمات کہے۔بالخصوص آپ کے یار غار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اشد الکفار حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ذوالنورین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نہایت ہی غلیظ زبان استعمال کی ہے۔حتیٰ کہ بعض بدبختوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں بھی ہرزہ سرائی کی۔ان کی یہ ساری خرافات وبکواسات سوشل میڈیا پر دیکھی جاسکتی ہیں۔نعوذ باللہ،استغفر اللہ۔ہمارے کئی سادہ لوح سنی ان کی ان خرافات کو تشہیر کرتے ہی جا رہے ہیں۔فتنۂ قادیانیت نئے سرے سے پر پرزے نکال رہا ہے۔پشاور میں ایک بدبخت نے دعویٰ نبوت کیا تو خالد نامی نوجوان نے اس کا کام تمام کیا،اسی پشاور ہی میں ایک دوسرا کذاب سامنے آیا تو حوالہ پولیس کیا گیا۔بحریہ ٹاؤن میں بھی ایک کذاب سامنے آیا تو اسے بھی گرفتار کرا دیا گیا ہے۔حشرات الارض کی طرح کذاب سامنے آرہے ہیں۔ایک وقت وہ تھا کہ ہمارے اکابرین نے اس فتنۂ خبیثہ کی خوب سرکوبی کی تھی۔لیکن آہ؛آج ہمارے اکابرین کی اولادیں محض خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں۔عقیدہ ختم نبوت جو ہمارے ایمان کی اساس اور بنیاد ہے۔اس کی حفاظت کے لئے اس طرح کی سرگرمی نظر نہیں آتی جو 1953ء اور 1974ء میں دیکھنے میں آئی تھی۔حیرت ہے کہ ہمارے کئی علماء ومشائخ فروعات پر تو آپس میں دست وگریباں ہیں۔لیکن بنیادی اور اساسی عقیدے کے حوالے سے جس طرح متحرک ہونا چاہیے اس طرح میدان عمل میں نظر نہیں آتے۔بلکہ علماء ومشائخ عوام الناس کے سامنے ایسے ایسے نازک موضوع لے کر آتے ہیں جن سے عوام میں بے چینی اور پریشانی پیدا ہوتی ہے حالانکہ یہ موضوع ضروریات دین میں سے بھی نہیں ہوتے یہ خواص کے موضوع ہیں اور انہیں سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا بھی کوئی دانش مندی نہیں ہیں۔ہم نہایت پر فتن دور سے گزر رہے ہیں۔اس میں پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیے۔ہمارے علماء ومشائخ کو چاہئے کہ وہ اسلامی تقریبات میں فروعات پر زور دینے کی بجائے ضروریات دین پر توجہ دیں۔اللہ تعالیٰ کی واحدنیت،پیغمبر آخر الزماں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر درس دیں۔آپ کی اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم کی محبت لوگوں کے دلوں میں جاگزیں فرمائیں۔آپ کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم کی عظمت دلوں میں بٹھائیں۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے درمیان ہونے والے مشاجرات اور مجادلات کو عوام الناس کے سامنے زیر بحث نہ لائیں۔اخلاف کو چاہئے کہ وہ اپنے اسلاف کی تعلیمات پر نہایت سختی سے کاربند رہیں۔اہل سنت کی تمام تنظیموں کو آپس میں اتحاد واتفاق کی فضاء قائم کرنی چاہیے۔برصغیر پاک وہند میں شہید آزادی علامہ فضل حق خیر آبادی رحمتہ اللہ علیہ،مولانا فضل رسول قادری بدایونی رحمتہ اللہ،اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات ونظریات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں انہیں حرز جاں بنائیں۔جس نے بھی ان بزرگوں کی تعلیمات سے روگردانی کی وہ جادہ حق سے ایسا پھسلا کہ پھر کہیں کا بھی نہیں رہا۔آخر میں فقیر اہل سنت کے تمام علماء ومشائخ کی خدمت میں دوبارہ گزارشات پیش کرتا ہے کہ اہل سنت کا گلستان ہماری نااتفاقی سے ویرانی کا منظر پیش کر رہا ہے،خدارا آگے بڑھو،بہت ہو چکا۔اب اس ملت کا شیرازہ مزید نہ بکھرنے دو۔اس قوم پر رحم کھاؤ۔اگر یہی صورت حال رہی تو تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔۔اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہم سب پر رحم وکرم فرمائے اور ہمارے علماء ومشائخ کو بیداری عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلما ملتہ اجمعین۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

دعاگو ودعاجو: احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ،سرپرست اعلیٰ ماہنامہ مجلہ الختم انٹرنیشنل (19/محرم الحرام 1442ھ/9/ستمبر 2020ء بروز بدھ بوقت 02:10 رات)

حضراتِ صحابہ کی روایت پہ یقیں ہے
اقوالِ شہِ دیں کی صداقت پہ یقیں ہے
خاتم کا دیا جب انہیں اعزاز خدا نے
پھر کیوں نہ کہوں ختمِ نبوت پہ یقیں ہے
شک ہو اسے جس کا نہیں قرآن پہ ایماں
مجھ کو مرے آقا کی شفاعت پہ یقیں ہے
مظلوم کی آہوں نے کہا عرش پہنچ کر
کل روزِ جزا رب کی عدالت پہ یقیں ہے
جھوم اٹھی یہ کہتے ہوئے تقدیرِ ربیعہ
جنت میں شہِ دیں کی رفاقت پہ یقیں ہے
ایمان کے دامن سے ہے لپٹی ہوئی جنت
اسلام کے اس نورِ ہدایت پہ یقیں ہے
اک حرف کے بدلے ہمیں دس نیکی ملیگی
قرآنِ مبیں عرشِ سخاوت پہ یقیں ہے
مغرب زدہ حالات کو کہنا پڑا آخر
اسلام کی تہذیب و ثقافت پہ یقیں ہے
گھر جائے گی خود قدسی مصیبت میں مصیبت
الفاظِ توسل کی شجاعت پہ یقیں ہے

سید اولادِ رسول قدسی مصباحی نیویارک امریکہ

امین حرمت آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جریدہ الخاتم
امین حرمت آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جریدہ الخاتم
فروغِ حشمتِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جریدہ الخاتم
یہ قادیان کے فتنے کے ہے تعاقب میں
بفضل رحمتِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جریدہ الخاتم
کرے ہے بیخ کنی کفرِ احمدیت کی
طفیل حکمتِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جریدہ الخاتم
ہاں رنگ لائی مبشر رضاؔ کی کاوش بھی
بکھیرے سطوتِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جریدہ الخاتم
وہ نکتے ڈھونڈ کے لائی ہے کلکِ صابر شاہؔ
نشانِ عظمتِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جریدہ الخاتم
اے ربِّ کعبہ! ابد تک رہے یہ تابندہ
بفیضِ شفقتِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جریدہ الخاتم
الاپتی ہے یہ نغمہ صریرِ خامہ ظفرؔ
سفیرِ نسبتِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جریدہ الخاتم

نتیجۂ فکر
ڈاکٹر ظفر السّلام ظفر برہانی، اٹک

سورۃ کوثر اور ردِ مرزائیت

علامہ سجاد علی فیضی

الاھتداء

ہدیہ عقیدت برائے

قطب الاقطاب، آفتاب نقشبندیت، غوث زماں، حضور قبلۂ عالم (راقم کے دادا مرشد)

حضرت پیر سید فیض محمد شاہ صاحب

المعروف پیر قندھاری m

۴۱۱ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

و

حاجی الحرمین، غریب نواز، نقش قندھاری

حضرت پیر سید حسین علی شاہ صاحب قندھاری

۴۱۱ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

و

سیدی ومرشدی، امین وقاسم فیض قندھاری شیخ کامل

حضرت پیر سید اکبر علی شاہ صاحب گیلانی مدظلہ العالی

(کوٹلی میانی شریف، گوجرانوالہ)

و

قاطع مرزائیت، معمار مجاہدین ختم نبوت،

اجمل العلماء سند الفضلاء، شہیدِ ختمِ نبوت سیدی ومولائی واستاذی

حضرت علامہ صاحبزادہ

پیر سید محمد اجمل گیلانی نقشبندی قادری m

اکبر آباد کوٹلی میانی شریف (گوجرانوالہ)

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣

’’اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر چیز سے محروم ہے۔‘‘ (سورہ کوثر، ۱ تا ۳)

مرزائیوں کی باطل تاویل:

انا اعطینٰک الکوثر سے جہاں امکان نبوت ظاہر ہے وہاں نبی کریم کی امت میں سے ہی نبی کا ہونا اظہر من الشّمس ہے۔

ہمارے نزدیک اس سے مراد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ ہی ہیں جو آں حضرت کی پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث ہوئے ہیں۔

(ختم نبوت اور تحریک احمدیت پر تبصرہ ص ۱۹۷ از قاضی نذیر قادیانی وخلاصۂ عبارات انوار القرآن ج آخری ص ۳۰۰ از بشارت قادیانی، مسئلہ وحی ونبوت کے متعلق اسلامی نظریہ ص ۲۹۳ تا ۲۹۵ از مرزا بشیر الدین، انوار العلوم ج ۲۳ ص ۲۹۳ تا ۲۹۵ مجموعہ تصانیف مرزا بشیر)

بقیہ مضمون صفحہ 40 پر دیکھیں

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت ختم نبوت پر انبیاء کرام علیہم السلام کی مستند شہادتیں

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندھم لی التوراۃ والانجیل

ہوئے پہلوئے آمنہ سی ہویدا دعائے خلیل ونوید مسیحا

یو ازل میں اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہ السلام کی ارواح مقدسہ سے عہد لیا تھا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کریں گے۔ چنانچہ ہر نبی نے اپنی زندگی میں اس عہد کو پورا کیا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واضح تصدیق کی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بشارت

توراۃ کی کتب استثنار باب ۱۸ آیت ۱۵ تا ۱۹ میں سیدنا موسیٰ علیہ نہ علیٰ بنینا علیہ السلام فرماتے ہیں خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے بھائیوں میں سے میرے مانند ایک نبی مبعوث کرے گا۔تم اس کی طرف کان لگانا اور خداوند نے مجھے کہا کہ انہوں نے جو کچھ کہا سو خوب کہا میں ان کے لیے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی اٹھاؤں گا اور اپنا کلام اس کے مونہہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہ سب ان سے بیان کرے گا۔

اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میرے کلام کو جو وہ میرے نام سے بیان کرے گا، نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔

اس بشارت کے مخاطب بنی اسرائیل ہیں یہ بات علم الانساب سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسمٰعیل کے سوا اور کسی نسل کے لوگ نہیں ہیں اور بنی اسمٰعیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔لہذا اس بشارت کے مصداق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔

پھر جس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت حضرت موسیٰ علیہ السلام دے رہے ہیں اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ میرے مانند ہوگا اور تاریخ عالم میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ایک نبی ہیں جن کی زبان سے مثیل موسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ نکلا۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھدً علیکم کما ارسلنا انی فرعون رسولا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی نبی نے اشارتاً بھی اس دعویٰ نہیں کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ کی دوسری بشارت

اسی کتاب استثنار کے باب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں خداوند سینا سے آیا اور ان پر سعیر سے طلوع ہوا وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لیے ایک آتشیں شریعت تھی۔

حبقوق نبی کی بشارت

حبقوق نبی جن کا صحیفہ بائیبل کے عہد عتیق میں شامل ہے اس طرح بشرت دیتے ہیں۔خدا تیمان سے آیا اور وہ جو قدوس ہی کوہ فاران سے ظاہر ہوا۔اس کے جلال نے اسمانوں کو ڈھانپ لیا اور اس کی حمد سے زمین معمور ہوگئی۔اسکی تجلی نور سے مانند تھی۔اس کے

ہاتھ سے کرنیں نکلیں اور وہاں اس کی قدرت مستور تھی وہ کھڑا ہوا اور اس نے زمین کو کو کپکپا دیا، اس نے نگاہ کی اور قوموں کو لرزا دیا، اس نے نگاہ کی اور قوموں کو پراگندہ کر دیا۔ قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی پہاڑیاں اس کے آگے دھنس گئیں۔

ان دونوں پیشین گوئیوں میں آنحضرت ﷺ کے مقام ظہور کی صرف تصریح کر دی گئی ہے جس میں کسی کو شک کی گنجائش نہیں ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کو گواہی

حضرت یحییٰ علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تو یہودیوں یروشلم سے کاہنوں کو یہ تحقیق کرنے کے لیے بھیجا یہ کون سے نبی ہیں؟ ان کی اس ملاقات اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے جواب کی کیفیت یوحنا کی انجیل باب اول آیت ۱۹۔ ۲۷ میں اس طرح بیان کی گئی ہے جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن یہ پوچھنے کو بھیجے کہ تو کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا اور نہ انکار کیا بلکہ اقرار کای کہ میں مسیح نہیں ہوں انہوں نے پوچھا کہ پھر تو کون ہے؟ کیا الیاس علیہ السلام ہے؟ اس نے کہا کہ میں الیاس نہیں ہوں پھر کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں پس انہوں نے اس سے کہا کہ پھر تو کون ہے؟ تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں جیسا کہ یسعیاہ نبی نے کاہ ہے۔ بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو۔

یہ لوگ فریسیوں کی طرف سے بھیجے گئے تھے انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اگر نہ مسیح ہے نہ الیاس ہے اور وہ بنی ہے تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟

زمانہ گزشتہ کی بشارتوں کے بنا پر یہودی تین نبیوں کی آمد کے منتظر تھے ایک حضرت الیاس علیہ السلام دوسرے حضرت مسیح علیہ السلام اور تیسرے وہ نبی بائیبل کے تمام مفسرین تسلیم کرتے ہیں کہ یہاں وہ نبی سے اس بشارت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کتاب استثناء باب ۱۸ میں کی ہے اور اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نبی حضرت الیاس اور حضرت مسیح علیہ السلام کے علاوہ ایک تیسرے نبی تھے اور وہ تیسری حقیقت منتظر ہے جس جو ہو نبی سے تعبیر کیا گیا ہے ذات محمدی کے سوا اور کوئی نہ تھی۔

سیدنا مسیح علیہ السلام کی بشارتیں

پہلی بشارت

متی کی انجیل باب ۲۱ آیت ۳۳ ۴۶ میں کاہنوں کے سردار سے حضرت مسیح علیہ السلام کی ایک گفتگو نقل کی ہے جا میں تم انبیاء کی بعثت، خود اپنی بعثت اور جناب ختم المرسلین ﷺ کی بعثت کو تمثیل کے پیرایہ میں نہایت لطیف طریقہ سے بیا کای گیا ہے۔

ایک گھر کا مالک تھا جس نے انگوروں کا باغ لگایا اور اس کے چاروں طرا حاطہ گھیرا اور اس میں حوض کھودا اور برج بنایا اور اسے باغبانوں کو ٹھیکہ پر دے کر پردیس چلا گیا، جب پھل کا موسم قریب آیا تو اس نے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس بھیجا۔ مگر باغبانوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو پیٹا کسی کو قتل کیا اور کسی کو سنگسار کای پھر اس نے اور نوکروں بھیجا جو پہلے نوکروں سے زیادہ تھے مگر باغبانوں نے ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا۔ آخر اس نے اپنے بیٹے کو ان کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے۔ جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا وارث تو یہی ہے، آؤ اسے قتل کر کے اس کی میراث پر قبضہ کر لیں۔ چنانچہ اسے پکڑ کر باغ سے باہر نکالا اور قتل کر دیا۔

جب باغ کا مالک آئے گا تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا؟ کاہنوں نے کہا کہ وہ ان برے آدمیوں کو بری طرح ہلاک کرے گا۔ اور باغ کا ٹھیکہ اور باغبانوں کو دے گا، جو موسم پر اس کو پھل دیں گے۔

یسوع نے ان سے کہا، کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونہ کے سرے کا پتھر ہوگیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہی پس میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دیدی جائے گی۔ جو کوئی اس پتھر پر گرے گا اس کے ٹکرے ٹکرے ہو جائیں گے، مگر جس کسی پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔

اس تمثیل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نوکروں سے مراد انبیاء ہیں جو ابتداء آفرینش سے مبعوث ہوتے رہے ہیں بیٹے سے مراد خود حضرت مسیح علیہ السلام ہیں جن کے لیے انجیل میں یہ لفظ مخصوص اصطلاحی لفظ کے طور سے استعمال ہوا ہے اب رہا باغ مالک جس کے بعد میں آنے کا ذکر کیا گیا ہے تو وہ آنحضرت ﷺ کے سوا اور کوئی نہیں ہے اور یہ واقعہ ہے کہ حضرت مسیح کے بعد خدا کی بادشاہت بنی اسرائیل سے چھینی گئی اور اس زبردست قوم کو عطا ہوئی جس کا نام امت مسلمہ ہے جس نے باغ کی باغبانی بہترین طریقہ پر کی جس کے پتھر پر ہر گرنے والا پاش پاش ہوگیا اور ہر چیز جس پر وہ گرا آخرکار سرمہ کی طرح پس کر رہ گئی۔

دوسری بشارت

یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵۔۱۷ میں زیادہ وضاحت کے ساتھ ظہور قدسی کی پیشین گوئی کی گئی ہے جناب مسیح علیہ السلام اپنی قوم کو مضاب کر کے کہتے ہیں۔

اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے احکام پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا وکیل بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی حق کی روح جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی۔ کیونکہ نہ اسے دیکھتی ہے اور نہ جانتی ہے۔

یہاں لفظ وکیل یونانی لفظ فارقلیط کا ترجمہ جسے انگریزی میں Aovocate اور Comertcr کے الفاظ سے ادا کرتے ہیں۔ اردو کی انجیلوں میں اس کو وکیل شفیع اور تسلی دینے والا کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ اس آنے والے نبی پر نبوت ختم ہو جائے گی اس اس کی شریعت ایک دائمی شریعت ہوگی کیوں کہ وہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا۔

تیسری بشارت

یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۲۵۔۳۱ میں خاتم النبین ﷺ کی آمد کا ان الفاظ میں اعلان کیا گیا ہے۔ میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن وکیل جو روح القدس ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں کروں گا، کیونکہ دنیا کا سردار آنا ہے اور میرے پاس اس کا کچھ نہیں ہے۔

اس بشارت میں حضرت مسیح علیہ السلام نے تین باتوں کی تصریح کی ہے (۱) فارقلیط کو خود حضرت مسیح علیہ السلام پر فضلیت حاص ہے اور مسیح کے پاس اس کا کچھ نہیں ہے (۲) فارقلیط تمام عالم کا سردار ہوگا۔ (۳) جس شریعت کو حضرت مسیح علیہ السلام غیر مکمل چھوڑ گئے ہیں

اسے فارقلیط مکمل کرے گا۔

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

چوتھی بشارت

یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۵۔۲۶ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ قول نقل کیا گیا ہے یہ اس لیے ہوا کہ وہ قول پورا ہو جو ان کی شریعت میں آیا ہے کہ انہوں نے مجھ سے بے سبب عداوت کی لیکن جب وہ وکیل آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روح حق جو باپ کی طرف سے نکلتی ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔

اس بشارت میں صاف کہا گیا ہے کہ خود حضرت مسیح علیہ السلام کی قوم نے ان کی تکذیب کی۔ مگر آنے والا وکیل یا فارقلیط ان کی تصدیق کرے گا۔ اور اس حقیقت پر قرآن مجید شاہد ہے کہ بنی اسرائیل کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جیسی تصدیق اور ان کی رسالت پر جیسی گواہی صاحب قرآن علیہ الصلوۃ والسلام نے دی ہے ویسی آج تک کسی نے نہیں دی۔ وہ آپ ﷺ ہی تھے جنہوں نے سیدہ مریم علہیا السلام سے ایک کریہہ الزام کو دور کیا وہ آپ ﷺ ہی تھ جنہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی صداقت کا اعلان کیا وہ آپ ﷺ ہی تھے جنہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے تمام معجزوں اور ان کے لائے ہوئے سارے پیغام کو تسلیم کیا اور ان کے الوہیت کے اتہام سے پاک کر کے انہیں اللہ کے ایک جلیل القدر نبی کی حیثیت میں پیش کیا۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام کی اس بشارت کا مصداق آپ ﷺ کے سوا اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

پانچویں بشارت

یوحنا باب ۱۶ آیت ۷۔۱۴ میں حضرت مسیح علیہ السلام نے نہایت صراحت کے ساتھ بعثت سید المرسلین ﷺ کی پیشین گوئی کی ہے فرماتے ہیں لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ مرا جانا ہی تمہارے لیے فائدہ مند ہے، کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ وکیل (فارقلیط) تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیک اگر جاؤں گا تو اس کو تمہاری پاس بھیج دوگا۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی حق کی روح آئے گی تو تمہیں حق کی راہ کھائے گی۔ اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ کہے گی بلکہ جو کچھ سنے گی وہی کہے گی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی اور میرا جلال ظاہر کرے گی۔

اس بشارت میں سیدنا مسیح علیہ السلام نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ ان کی بعثت کے وقت دنیا اس قابل نہیں ہوئی تھی کہ ایک مکمل اور دائمی شریعت کو برداشت کر سکتی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو اٹھا لیا اور تکمیل دین الہی کا کام اس روح حق کے لیے اٹھا رکھا جو بعد میں آنے والی تھی۔ حق کی راہ دکھانے کا وہی مفہوم ہے جو قرآن مجید میں **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا** سے ظاہر کیا گیا۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے ارشاد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گی بلکہ جو کچھ سنے گی وہی کہے گی یہ بالکل وہی مفہوم ہے جو قرآن مجید نے۔ ماضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الھوی ان ھوالا وحی یوحی۔ میں بیان کیا ہے ار یہ رسول اللہ ﷺ کی صداقت پر ایسی صریح شہادت ہے جس سے زیادہ صریح شہادت ملنی ناممکن ہے۔

عصرِ حاضر میں مسئلہ ختمِ نبوت کو درپیش چیلنجز اور اُن کا حل

ڈاکٹر حافظ غلام محی الدین نقشبندی

"من لم یعرف احوال زمانہ فھو جاھل(فتاوی رضویہ جلد 7) 1"

جو اپنے زمانے کے احوال وعرف کو نہیں پہچانتا وہ جاہل ہے، مسئلہ ختمِ نبوت کو عصرِ جدید کے تناظر میں پیش کرنا اور درپیش چیلنجز کا ادراک اور ان کا بروقت حل تجویز کرنا نہایت اہم ہے، مسئلہ ختمِ نبوت حساس نوعیت کا حامل ہے اسے عصرِ حاضر میں درج ذیل تقاضوں کے ساتھ منظرِ عام پہ لانے کی ضرورت ہے۔

قرآن وسنت سے استنباط

عصرِ جدید میں اس امر کی ضرورت ہے کہ مسئلہ ختمِ نبوت کو قرآن وسنت کی روشنی میں پیش کیا جائے، اگرچہ صوفیائے کرام وعلماء حقہ نے اسے عمدہ انداز میں پیش کرنے کی سعی کی ہے لیکن عوام الناس کے شعور وفہم کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے پہلے قرآن پاک پھر احادیث صحیحہ اور پھر کتبِ لُغت سے پیش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مصادر اصلیہ سے اس مسئلہ کی حقانیت واضح ہوجائے۔

اللہ کریم نے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا"

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠ (الاحزاب)

محمدﷺ اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلہ نبوت ختم کرنے والے) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

یہ آیت مبارکہ اپنے مفہوم میں واضح ہے لیکن قادیانی و قادیانیت خوردہ عناصر خاتم النبیین کا معنیٰ آخری نبی کی بجائے افضل نبی یا شارعِ نبی لیتے ہوئے دروازہ نبوت کھولنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں، لُغت کے آئمہ کے اقوال ملاحظہ کریں تو روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ خاتم کا معنیٰ کیا ہے؟

(1) عربی لُغت کی ضخیم اور مستند لُغت" لسان العرب" میں ہے

"ختام القوم و خاتمھم و خاتمھم ختام القوم خاتِم القوم "3

یہ ت کی زیر کے ساتھ ہے اور تا پر زبر کے ساتھ کا معنیٰ بھی آخری آدمی ہے۔

مرتضیٰ احسن زبیدی نے تاج العروس میں لکھا ہے

"ومن أسمائه علیه السلام الخاتم والخاتم وھو الذی ختم النبوۃ بمجیئہٖ"4

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے مبارکہ میں خاتم بھی ہے اور خاتم وہ ذات مقدس ہے جس نے آ کر نبوت ختم کردی"

امام بغوی تفسیر بغوی جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 570 پہ لکھتے ہیں:

خاتَم زبر اور خاتِم زیر کے ساتھ دونوں کا معنیٰ آخری یا مُہر یا انگوٹھی وغیرہ ہے۔5

امام اسماعیل بن الحماد الجوھری الصحاح میں لکھتے ہیں:

خاتِم، خاتَم، خِتّام، اور خَاتام سب کا معنیٰ آخری کا ہے خاتم النبیین کا معنیٰ آخری نبی ہے۔6

اسی طرح امام راغب الاصفہانی المفردات میں فرماتے ہیں:

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ کی تشریف آوری سے نبوت مکمل ہوگئی"۔7

اس طرح قرآنِ مقدس کی تقریباً 300 سے زائد آیات ایسی ہیں جن میں مسئلہ ختمِ نبوت بیان کیا گیا ہے۔

احادیث:

قرآنِ مقدس کی وہی تفسیر اُمتِ مسلمہ قبول کرے گی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمائیں گے، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاتم النبیین کا معنیٰ خود متعین فرما دیا اور اتنے احسن انداز میں نئے نئے زاویے اور اسالیب سے بیان فرمایا تاکہ کسی قسم کا کوئی ابہام یا شک نہ رہے، چند احادیث پیشِ خدمت ہیں۔

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے فریبی پیدا نہ ہوں گے ،ان میں سے ہر ایک رسالت کا دعویٰ کرے گا، حالانکہ میں آخری نبی ہوں ،میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔(صحیح مسلم 7342،صحیح البخاری:3609،سنن الترمذی:2218)8

(2) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:" رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے۔اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ یہ یہ بات صحابہ کرام پر شاق گزری۔اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مبشرات جاری رہیں گے۔صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا:"مسلمان کے خواب، یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہیں۔(سنن الترمذی:2272،مسند احمد:13831)9

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:" میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے حسین و جمیل گھر بنایا، مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔اب لوگ گھوم پھر کر مکان دیکھنے لگے اور اسکی خوبصورتی پر حیران ہونے لگے۔مگر یہ بھی کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:" میں (وہ نبوت کے گھر کی آخری) اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں"۔(صحیح مسلم:5961،صحیح البخاری3535)10

(4) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:" میں اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح (جڑے ہوئے) ہیں۔(صحیح مسلم 7404،صحیح البخاری:6504،سنن الترمذی:2214)11

(5) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:" بنی اسرائیل میں سیاست کا کام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کیا کرتے تھے۔جب بھی کسی نبی کا وصال ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا تھا، مگر اب میرے بعد

کوئی نبی نہیں آئے گا اب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے صحابہ کرام نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟۔فرمایا:" پہلے خلیفہ کی بیعت کو نبھانا، پہلے کی بیعت کو نبھانا۔تم ان کا حق ادا کرتے رہنا، اللہ ان سے انکی رعایا کے بارے میں خود پوچھ لے گا" (صحیح مسلم:4773،صحیح البخاری:3455،سنن ابن ماجہ:2871)12

(6)حضرت جبیر رضی اللہ بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:" میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں اٹھانے والا ہوں، لوگ میرے پیچھے پیچھے اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ایک روایت میں اس طرح ہے کہ عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نہ ہو۔(صحیح مسلم:6105،صحیح البخاری: 4896،3532،سنن الترمذی:2840)13

(7)حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرتِ مولا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو گھر پر چھوڑا۔انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں؟ فرمایا:"کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ جس طرح ہارون، موسیٰ کی جگہ پر پیچھے رہے اسی طرح آپ میری جگہ پر پیچھے رہیں، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔(صحیح مسلم:6218،صحیح البخاری:4416،سنن ابن ماجہ:115،121)14

(8)حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:" اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا"۔(صحیح الترمذی: 3686،مستدرک حاکم:4551)15

(9)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:" مجھے انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے ۔مجھے جامع کلام عطا کیا گیا ہے، رُعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، میرے لیے غنیمت کے مال حلال کر دیئے گئے ہیں، میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک بنا دی گئی ہے، میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں، میرے ذریعے سے انبیاء کرام کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔(صحیح مسلم: 1167،سنن الترمذی:1553،سنن ابن ماجہ:567)16

(10)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:" میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کرام کی مسجدوں میں سے آخری ہے(الترغیب والترھیب رقم الحدیث:1175)17

جاوید احمد غامدی کے ابہام کا شافی وکافی جواب:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ختمِ نبوت کا عقیدہ قرآنِ کریم، احادیث شریفہ اور اجماعِ اُمت کے حوالے سے ایک طے شدہ عقیدہ ہے گزشتہ دنوں میں ایک میڈیا اسکالر نے ختمِ نبوت کے اس عقیدے کے حوالے سے مشہور صوفی حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ کی ایک عبارت کی روشنی میں لوگوں کے سامنے کنفیوزن پھیلانے کی کوشش کی۔آپ کے سامنے حضرت محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ کی وہ عبارت موجود ہے اور اس عبارت کا ترجمہ اور پیش

منظر حاضرِ خدمت ہے۔

فتوحاتِ مکیہ جلد 3 صفحہ 6 کی عبارت آپ کے سامنے ہے:18

"فان النبوۃ النبی انقطعت بوجود ﷺ ،انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامھا،فلا شرع یکون ناسخا لشرعہ،ولایزید فی حکمہ شرعا آخر ،وھذا معنی قولہ: اءن الرسالۃ و النبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ،أی لا نبی بعدی یکون علی شرع بخالف شرعی ،بل اءذا کان یکون تحت حکم شریعتی ،ولا رسول أیّ لا رسول بعدی اءلی اُحدمن خلق اللہ یشرع ید عوھم اءلیہ،وھذا الذی انقطع وسُدّ بابہ،لامقام النبوۃ ، فانّہ لا خلاف ،أنّ عیسیٰ علیہ السلام ورسول،لاخلاف اءنہ ینزل فی آخر الزمان حکما مقسطا عدلا بشرعنا لا بشرع آخر ،ولا بشرع الذی تعبد اللہ بہ بنی اسرائیل "۔

ترجمہ:" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے جس نبوت کا خاتمہ ہوا،یہ تشریع والی نبوت ہے مقامِ نبوت نہیں،کوئی شریعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کے لئے ناسخ نہیں ہوسکتی،اوراس حکم میں اس قانون میں کسی اور حکم اور قانون کا اضافہ بھی نہیں کرسکتی،اور یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس قول کا معنی: کہ رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہیں میرے بعد کوئی رسول نہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں،کہ میرے بعد کوئی ایسا نہیں ہو گا جو ایسی شریعت پر ہو جس کی شریعت میری شریعت کے مخالف ہوسکتی ہے، اگر وہ ہوگا تو میری ہی شریعت کے تابع ہوگا،کوئی ایسا رسول نہیں ہوگا اللہ کی مخلوق میں سے جو ایسی شریعت لے کر آئے جس کی طرف وہ لوگوں کو بلاتا ہو،یہ وہ چیز ہے جو ختم ہوگئی اوراس کا دروازہ ختم کردیا گیا یعنی نئی شریعت اورنئی نبوت کے نظام کا خاتمہ کردیا گیا،نبوت کے مقام کا خاتمہ کردیا گیا،اس لئے کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے،کہ عیسیٰ نبی ہیں اور اللہ کے رسول ہیں،اوراس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے،عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہوں گے،ہماری ہی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے کسی اور شریعت کے فیصلہ نہیں کریں گے،اور نہ ہی اس شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے جس شریعت کے مطابق وہ بنی اسرائیل میں عبادت کیا کرتے تھے"۔

تو یہ ساری کی ساری بات جو امام ابن عربی رحمہ اللہ نے کی،یہ تمہید تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے لئے اور غلط فہمی کے ازالے کے لئے،حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ختمِ نبوت کے منافی نہیں ہے اس لئے کہ وہ نبی اور رسول کی حیثیت سے تشریف نہیں لائیں گے کوئی شریعت لے کر نہیں آئیں گے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی شریعت کے پیروکار بن کر آئیں گے۔

حضرت محی الدین ابن عربی یہاں یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

"فھٰذا ھو الذی انقطع و سد بابہ لا مقام النبوۃ"

یعنی یہ ہے وہ نبوت جو منقطع ہوگئی اوراس کا دروازہ بند کردیا گیا،نہ کہ نبوت کا مقام (فتوحات مکیہ باب73)۔19

مزید اگلے الفاظ یہ تھے جنہیں غامدی صاحب سرقہ علمی کرتے ہوئے ہضم کر گئے:

"فانّہ لا خلاف انَّ عیسیٰ علیہِ السّلامُ نبی ورسول وانہ لا خلاف انہ ینزل فی خر الزمان "

یعنی اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول ہیں اور اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ وہ آخری زمانے میں نازل ہوں گے (فتوحاتِ مکیہ باب:73)۔20
غامدی صاحب نے علمی خیانت کرتے ہوئے مکمل عبارت نقل نہ کی اس لیے کہ نزولِ مسیح علیہ السلام والی بات نقل کرنے سے مرزا قادیانی کا دجل وتلبیس ظاہر ہو رہا تھا۔

"وکذالک کان ھارون ،فسددنا باب الطلاق لفظ النبوۃ علیٰ ھٰذا المقام مع تحققہٖ لئلا یتخیل متخیل ان المطلق لھٰذا اللفظ یرید نبوۃ التشریح فیغلط"
یعنی یہ معاملہ حضرت ہارون علیہ السلام کا بھی ہے ۔بس ہم نے مرتبے کے تحقق کے بوجود اس مقام پر نبوت کے لفظ کو استعمال کرنے کا دروازہ بند کر دیا ہے، تاکہ خیال کرنے والا اس لفظ کو استعمال ہوتا ہوا دیکھ کر تشریعی نبوت نہ سمجھ بیٹھے اور غلطی نہ کھائے (فتوحاتِ مکیہ جلد3 صفحہ 292)۔21
دورِ حاضر کے عظیم محقق پیر سائیں غلام رسول قاسمی صاحب لکھتے ہیں:
حضرت شیخِ اکبر قدس سرہ العزیز ہی کی زبانی پہ یہ مسئلہ ایک نئی جہت سے سمجھیے!

"فلیس بین النبوۃ التی ھی نبوۃ التشریع و الصدیقیۃِ مقام ولا منزلۃ ،فمن تخطیٰ رقاب الصدیقین وقع فی النبوۃ الرسالیۃ ،ومن ادعیٰ نبوۃ التشریح بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فقد کذب بل کذب وکفر بما جا بہ الصادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم "
یعنی تشریعی نبوت اور صدیقیت کے درمیان کوئی مقام اور منزل نہیں ہے۔جس نے صدیقوں کی گردن پھلانگی وہ نبوتِ رسالیہ میں جا گرا، اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا اس نے جھوٹ بولا، بلکہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائے ہوئے دین کو جھٹلایا اور اس کا کفر کیا (فتوحاتِ مکیہ جلد3 صفحہ 322، الانتھاء صفحہ 77، 78)۔22
اس عبارت پر غور کرو! تشریعی نبوت اور صدیقت کے درمیان کوئی مرتبہ نہیں ۔اگر تشریعی نبوت سے مراد صاحبِ کتاب نبوت ہوتی تو اس نبوت اور صدیقت کے درمیان بے کتاب نبوت کا درجہ ضرور موجود ہوتا۔شیخِ اکبر نے فرما دیا کہ تشریعی نبوت سے شرعی معنی میں نبوت ہے۔جس میں نئی شریعت لانا یا پرانی شریعت پر ہونا دونوں شامل ہیں ۔ثانیاً صدیقین کی گردن پھلانگتے ہی نبوت رِسالیہ میں جا پہنچنا بھی یہ بتا رہا ہے کہ تشریعی نبوت سے مراد وہ نبوت ہے جو صدیقین کے مرتبے سے فوراً اوپر ہوتی ہے اور وہ نبوت مراد نہیں جو بقول مرزا صدیقی کھڑکی سے ملتی ہو ورنہ خود صدیق اکبر اس کے ضرور حقدار ہوتے اور مرتبہ صدیقین اس نبوت سے نیچے نہ ہوتا۔ثالثاً یہاں شیخِ اکبر رحمت اللہ علیہ نے تشریعی نبوت کو نبوت رِسالیہ کے نام

سے تعبیر کیا ہے۔اس سے بات مزید واضح ہوگئی کہ تشریعی نبوت سے صوفیائے کرام کی مراد باقاعدہ نبوت کی ذمہ داریوں والی نبوت ہے نہ کہ نبوت کی اہلیت۔۔(الانتہاءفی اثبات کون نبینا آخرالانبیاء صفحہ 78،77)۔23

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کے اقوال سے غلط استدلال:

شیخ اکبر حضرت شیخ محی الدین ابن عربی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 638ھ کی بعض عبارات سے مرزائی گروہ نے ختمِ نبوت کے خلاف مفہوم نکالنے کی کوشش کی ہے اور نادان عوام پر یہ مغالطہ ڈالا ہے کہ شائد ابن عربی رحمہ اللہ سلسلہ نبوت جاری مانتے ہیں۔ مگر یہ محض دھوکہ ہے۔صرف قادیانی ہی نہیں اور بھی کئی لوگ ان کا مقصد نہ سمجھ کر ضلالت کے گڑھے میں جا گرے۔اسی لیئے آپ نے خود فرمایا:" جو شخص ہمارے مقصد سے واقف نہیں اور ہمارا محرم راز نہیں اس پر ہماری کتابیں پڑھنا حرام ہے (شامی)۔(بحوالہ دلائل ختمِ نبوت،علامہ قاری محمد طیب نقشبندی صفحہ 273،مکتبہ برہان القرآن لاہور۔)24

حضرت شیخ ؒ کی کتب کے متعلق اتنا اختلاف ہوا کہ بعض نے آپ کی تکفیر کر دی،بعض نے آپ کی کتب پڑھنا عوام کے لیئے حرام قرار دیا اور بعض نے شریعت سے مخالف نظر آنے والی عبارات کو مفسرین کی طرف سے دخل اندازی بتاتے ہوئے ایسی عبارات کو مدسوسہ قرار دیا۔

چنانچہ امام عبدالوہاب الشعرانیؒ الیواقیت میں فرماتے ہیں:

"وجمیع ما عارض من کلامہ ظاہر الشیعۃ و علیہ الجمہور فھو مدسوس علیہ"

ترجمہ:" شیخ ابن عربیؒ کی کلام سے جو کچھ بھی شریعت اور جمہورِ اہلِ اسلام کے عقائد کے خلاف ہے وہ باہر سے داخل کیا گیا ہے(شیخ کا کلام نہیں)الیواقیت والجواہر فی بیان عقائدِ الاکابر صفحہ 7،مکتبۃ الحرمین،الریاض۔)25

فتوحاتِ مکیہ کے متعلق مجد د الف ثانی کا ارشاد

فتوحاتِ مکیہ کے متعلق حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں:

" کلام محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درکار است،نہ کلامِ محی الدین ابن عربی و صدرالدین مولوی و عبدالرزاق حماشی،مارا بنص کاراست نہ بفص،فتوحاتِ مدنیہ از فتوحاتِ مکیہ مستغنی ساختہ اند۔"

ترجمہ:ہمیں محمد عربی(علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا کلام چاہیے ابن عربی کا نہیں۔نہ کسی صدرالدین مولوی و عبدالرزاق حماشی کی ہمیں ضرورت ہے۔ہمیں نص سے کام ہے فص سے نہیں۔(ابن عربی کی فصوص الحکم کی طرف اشارہ ہے)فتوحاتِ مدنیہ(یعنی احادیثِ نبویہ) نے ہمیں فتوحاتِ مکیہ سے بے نیاز کر دیا ہے۔(مکتوبات حصّہ دوم دفتر اوّل صفحہ 100)26

مانچسٹر انگلینڈ سے مفسرِ قرآن مفتی محمد طیب صاحب اس عبارت پہ یوں تبصرہ کرتے ہیں:

" مجدد صاحب کے یہ الفاظ اتنے ایمان افروز ہیں کہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔پھر آپ پیچھے پڑھ چکے کہ فتوحاتِ مکیہ کے متعلق علماء کو کس قدر کلام ہے ایسی کتاب کی کوئی عبارت اگر نصوصِ قطعیہ سے متصادم نظر آئے تو انصاف و دیانت اور ایمان و اسلام کا یہ تقاضا ہے کہ اس کو مدسوس سمجھا جائے اور یا اس کی کوئی بہتر تاویل کی جائے تاکہ نصوص سے اس کی مخالفت ختم ہو جائے جیسا کہ ہم اگلے

جواب میں عرض کر رہے ہیں۔اور اگر کوئی تطبیق ممکن نہ ہو تو پھر ہم نے محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلمہ پڑھا ہے۔ابن عربی کا نہیں۔

وھٰذا کله موجود فی رجال الله من الاولیاء، والذی اختص به النبی عون الولی وحی التشریعی ولا یشرع الا النبی ولا یشرع الا رسول۔

ترجمہ: یہ (لغوی وحی بمعنیٰ الہام) تمام تر، مردانِ خدا میں جو اولیاء کاملین ہیں موجود ہے، اور جو وحی نبی سے خاص ہے ولی کو نہیں مل سکتی وہ وحی تِشریع ہے، کیونکہ تشریع کسی نبی یا رسول ہی کو دی جا سکتی ہے (تشریع کا انکار کفر ہے جبکہ ولی کی ولایت یا الہام کا انکار کفر نہیں) فتوحاتِ مکیہ جلد 2 صفحہ 28۔27

و انما انقطع الوحی الخاص بالرسل والنبی من نزول الملک علی اذنه و قلبه و تجحیر اسم النبی والرسول۔

ترجمہ: وہ وحی بہر حال منقطع ہوگئی ہے جو رسول اور نبی کے ساتھ خاص ہے جس میں فرشتہ ان کے دل پر اترتا ہے۔اور نبی اور رسول کا لفظ بھی روک دیا گیا ہے۔(فتوحاتِ مکیہ جلد 2 باب 55 س 3 صفحہ 253) 28

لان الملک لا ینزل بوحی علی قلب غیر نبی اصلاً۔

ترجمہ: کیونکہ فرشتہ وحی لے کر نبی کے سوا کسی کے دل پر بالکل نہیں اُترتا۔(فتوحاتِ جلد 3 باب 110 س 3 صفحہ 38) 29

یہاں خوب واضح ہوگیا کہ ابن عربی رحمہ اللہ کے نزدیک وہ وحی کلیتاً ختم ہوگئی ہے جو رسول اور نبی کے ساتھ خاص ہے۔اسی کو وہ دوسرے مقامات پر تشریح کہتے ہیں۔

اور اس کی ماہیت میں یہ بات داخل ہے کہ فرشتہ وحی لے کر رسول و نبی کے دل پر اترتا ہے۔اب اس پیرائے میں فرشتہ وحی لے کر کبھی نہیں اُترے گا۔

اور اب کسی پر لفظ نبی اور رسول بھی نہیں بولا جائے گا۔

الانتظر الی مبادئ الوحی الالٰھی النبوی انما ھی المبشرات وھی التی بقیت فی الامة بعد انقطاع النبوۃ۔

ترجمہ: کیا تو دیکھتا نہیں کہ پیرایۂ نبوت میں وحی الہی کی ابتدا مبشرات (اچھی خوابوں) سے ہی ہوتی ہے۔اور یہی مبشرات ہی اُمت میں نبوت کے انقطاع کے بعد باقی رہ گئی ہیں۔(فتوحات ج 3 باب۔11 سوال 21 صفحہ 39) 30

ترجمہ: جان لو کہ ہم اُمتِ محمدیہ کو اللہ کی طرف سے صرف الہام ملا ہے، نہ کہ وحی، کیونکہ وحی کا رشتہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے ساتھ ہی منقطع ہوگیا، آپ سے قبل وحی کا سلسلہ تھا۔اور ایسی خدائی خبر کہیں نہیں آئی ہے کہ آپ کے بعد بھی وحی ہے، چنانچہ اللہ نے فرمایا،"تحقیق آپ کی طرف وحی کی گئی اور ان انبیاء کی طرف بھی جو آپ سے پہلے تھے، مگر آپ کے بعد وحی کا اللہ نے ذکر نہیں کیا۔اور عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو آپ سے پہلے صاحبِ وحی رہے ہیں، یہ سچی نبوی حدیث ہے کہ وہ ہماری ہی سنت پہ عمل کریں گے۔تو جب وہ نازل ہوں گے تو ان کے لیئے کشف اور الہام ہوگا جیسا کہ اس اُمت کے لئے ہے (وحی نہیں ہوگی)۔(فتوحات جلد 3 سوال 30 صفحہ

238باب353)31

شیخ اکبرؒ نے واشگاف الفاظ میں بتادیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے صاحب وحی رہے ہیں ۔لیکن جب وہ دوبارہ آئیں گے تو انہیں وحی نہیں ملے گی۔صرف الہام اور کشف ملے گا جیسا کہ امت میں سے دیگر اولیاء کو ملتا ہے جب آپ کو اب وحی نہیں مل سکتی کیونکہ وحی کا راستہ وصال نبوی کے ساتھ ہی منقطع ہو گیا ہے تو کسی اور کو وحی کیسے مل سکتی ہے۔

عصرِ جدید میں مسلکی چپقلش اور مسئلہِ ختمِ نبوت

کثیر مشاہدات سے یہ بات یقینِ کامل کو پہنچ چکی ہے کہ معاصرانہ مسلکی چشمک سے قادیانی اور ملحدانہ قوتیں مضبوط ہوئی ہیں ،قادیانیت سے برسرِ پیکار محققین و مناظرین زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ قادیانی مربی و مناظر سب سے پہلے ہمارے باہمی نزاعی معاملات و اختلافات کو چھیڑتا ہے، ایک مسلک کے دوسرے مسلک پہ اعتراضات وفتاوٰی کو قادیانی مکتب میں بہت پسند کیا جاتا ہے بلکہ ابھی بعض معاملات کی تحقیق سے یہ انکشافات بھی ہوئے ہیں کہ جہاں مسالک کے مابین رواداری ،اخوت، ہم آہنگی اور اتحاد و اتفاق کی فضا بنی وہیں قادیانی لابی نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے مابین مسالک اختلاف و انتشار وفتنہ وفساد پیدا کروایا، ایک دوسرے کے خلاف تکفیر و تفسیق کے فتوٰی اپنی گرہ سے چھپوا کر تقسیم کیئے۔اگر چہ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ اس میں کچھ اپنے عاقبت نا اندیش احباب کی" محبتیں" بھی شاملِ حال ہیں ،موجودہ حالات میں اہل حل و عقد کو باہمی اختلاف کم کر کے مشترکات پہ توجہ دینا ہوگی۔

7 ستمبر 1974ء کو پارلیمنٹ میں قادیانیت کے خلاف کامیابی اسی وجہ سے ملی کہ تمام مکاتبِ فکر یکجا تھے، اپنے اپنے تفردات وتحفظات رکھتے ہوئے بھی ہم اس اہم بنیادی مشن پہ یکجا ہو سکتے ہیں اور اسی میں کامیابی کی ضمانت ہے اس درد کو پیر غلام رسول قاسمی صاحب نے اپنی کتاب" الانتھا" میں یوں بیان کیا ہے:

" پھر اگر ہم ختمِ نبوت کانفرنس منعقد کریں تو لازم ہے کہ ختمِ نبوت کے موضوع پر مہارت رکھنے والے علماء سے خطابات کروائیں اور وہاں غیر متعلقہ گفتگو اور صرف سیاسی اور تحریکی مقاصد کے حصول کی بجائے واقعی ختمِ نبوت کے موضوع کا حق ادا کریں۔

یاد رکھو! جب تک ہم اپنی روش کی اصلاح نہیں کریں گے ہم قادیانیوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے بلکہ اُلٹا قادیانیوں کو خوش کریں گے اور اس قسم کی بے فائدہ کانفرنسوں کا انعقاد جاری رہنے کے لیئے قادیانی دعا گو رہیں گے۔

ہم بلا شبہ اہلِ سنت ہیں مگر غیر مسلموں کے مقابلے میں خود کو مسلمان کہنا چاہیئے۔ہم کسی سِکھ کو یہ نہیں کہ سکتے کہ تم سِکھ ہو اور میں سُنّی ہوں۔اسی طرح ختمِ نبوت کانفرنسوں میں علماء اہلِ سُنّت زندہ باد کا نعرہ بالکل بے موقع نعرہ ہے اور ایسے موقع پر یہ نعرہ لگانا دراصل قادیانیوں کو مسلمان کہنے کے مترادف ہے" فافھم وتدبر"۔

ہمارے بعض علماء ایسے بھی ہیں جن کا عمومی علم اور اخلاص مسلّم ہے مگر انہیں قادیانیت کے موضوع پر خصوصی مہارت حاصل نہیں ہے بلکہ قادیانیت کے موضوع پر ان کا تجربہ صفر ہے۔ان علماء کو اگر معلوم ہو جائے کہ قادیانی ہماری کانفرنسوں میں ہمارے مسلمان نوجوانوں کو اپنی بغل میں لے کر تجربہ کرانے کے لیئے چھپ کر بیٹھے ہوتے ہیں تو یقیناً ہمارے ان علماء کا اندازِ گفتگو بدل جائے گا۔اللہ کریم

جلّ شانہ ہمیں دین کی غیرت اور احساسِ ذمہ داری کی دولت سے سرفراز فرمائے اور علم کے ساتھ حکمت اور دماغ کے ساتھ عقل کے زیور سے بھی آراستہ فرمائے۔(الانتھاء فی اثبات کون نبینا آخرالانبیاء صفحہ 77،78)32

عصرِ جدید میں سیاسی جدو جہد اور مسئلہِ ختم نبوت

سیاست سمجھ بوجھ، فقاہت اور حکمت ہی کا دوسرا نام ہے اسی لئے احادیث مِبارکہ میں آیا کہ بنی اسرائیل کی سیاست اُن کے انبیاء کرام کے سپُرد تھی، اگر" العلماء ورثۃ الانبیاء " کے تحت اہلِ علم وارثِ انبیاء کرام ہیں تو پھر علماء کرام کو اپنی اپنی اقوام کے لئے اُسی سیاسی فقہی علمی وحکمی بصیرت وبصارت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی 13 سالہ مکی زندگی اور 11 سالہ مدنی جدو جہد کو دیکھا جائے تو ایک ایسا نظام معرضِ وجود میں لا کر اُس کا عملی نفاذ کرنا تھا جو کائنات کے تمام مسائل کا حل پیش کرے، آپ کے وصال با کمال کے بعد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکر سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ تک کا دور " خلافۃ علی منہاج النبوۃ " کہلاتا ہے ۔سیدنا عمر بن عبد العزیز بھی اُسی کے وارث قرار پائے ۔یزید پلید کے بلمقابل سیدنا امام حُسین علیہ السلام کی کوشش و کاوش بھی اِسی" خلافۃ علی منہاج النبوۃ" کے احیاء ہی کے لئے تھی یزید شعائر اسلامیہ کی توہین اور ملوکیت کی بدترین شکل کی صورت میں اُمتِ مسلمہ پہ مسلط تھا۔

امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دراصل رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دینِ متین اور نظام کا اُسی صورت میں نفاذ چاہتے تھے جو خلفائے راشدین کے حصے میں آیا، عصرِ جدید میں علماء حقہ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ " خلافۃ علی منہاج النبوۃ " کے لیئے اپنی جدو جہد تیز کریں، چھوٹے چھوٹے فروعی وجذباتی موضوعات کو ترک کر کے سیاسی بصیرت کا مظاہرہ کریں ،عصرِ حاضر میں سیاسی جماعتیں مسئلہ ختم نبوت کو جہاں مخالفین کے خلاف استعمال کر رہی ہیں وہیں یہ سیاسی جماعتیں اس مسئلہ ختمِ نبوت کے خلاف بیرونی عناصر کے ہاتھوں استعمال بھی ہوتی ہیں، بدقسمتی سے علماء کرام کو بھی بسا اوقات سمجھ نہیں آتی کہ ہم کن ہاتھوں کا کھلونا بن چکے ہیں ۔اس کے لیئے دوسروں پہ بھروسہ کرنے کی بجائے خود جدو جہد کرنے کی ضرورت ہے، البتہ وہ لوگ جو اہلِ اسلام کا ساتھ دیں اُن کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔حال ہی میں ممبر قومی اسمبلی محترم نورالحسن تنویر صاحب نے نصابِ تعلیم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم پاک کے ساتھ لفظ خاتم النبیین کو لازمی قرار دلانے کی قرارداد پیش کی جو منظور ہوئی اسی طرح محترم طارق بشیر چیمہ صاحب نے توہین آمیز مواد پہ پابندی کے لئے عمدہ کوشش و کاوش کی ان احباب کی حوصلہ افزائی ضروری ہے، قادیانیت سیاسی افراد کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہے جیسا کہ ہر بڑی سیاسی جماعت میں چند افراد کا تعین ہی اسلام دشمنی وعلماء دشمنی ومسئلہ ناموسِ رسالت وختمِ نبوت کے لئے کیا جاتا ہے کیا ہی اچھا ہو کہ ہر علاقہ کے عظیم علماء کرام خود متحد ہو کر کسی نیک، صالح افراد کی طرف عوامی توجہ مبذول کرائیں یا اجتماعی نکتہ نظر کو علماء کرام مختلف وفود کے ذریعے اپنے اپنے علاقہ کے ممبران قومی اسمبلی وصوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کریں۔

اس کے خاطر خواہ اثرات ہوں گے ،تیسری بات یہ کہ سیاست سے مکمل اجتناب وغیر سیاسی ہونے کے نعرے سے دوری

اختیار کی جائے، اور عوام الناس کو سیاسی طور پر بالغ نظر بنایا جائے نہ کہ غیر سیاسی بنا کر عضو معطل کر دیا جائے۔

عصرِ جدید میں معاشی اعتبار سے مسئلہ ختمِ نبوت

یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ بیرونی ممالک و ایجنسیاں ہمارے ہاں مسئلہ ناموسِ رسالت وختمِ نبوت پہ فنڈنگ کرتی ہیں، آسیہ مسیح کیس ایک مثال ہے، قادیانی لابی فنڈنگ کرانے میں سہولت کار بنتی ہے، مختلف چینلز کے ذریعے ایئر ٹائم خرید کر قادیانی ایجنٹوں کے ذریعے مرزا قادیانی کے لئے نرم گوشہ پیدا کروانا جیسے غامدیت و مرزا ناصر وغیرہ،،

بعض اینکر پرسن کو خرید لینا، کبھی سائنسدان عبدالسلام کی آڑ میں قادیانیت کا پرچار کرنا،

کبھی اعلیٰ حکومتی عہدوں پہ قادیانی افراد کو متعین کرنا، پیمرا کے ذریعے ختمِ نبوت و ناموسِ رسالت کے پروگرام بند کروانا، حکومتی ذرائع میں دخیل ہونے کی وجہ سے ختمِ نبوت کے نام پہ پروگرام کی اجازت نہ دینا یا سخت ترین شرائط رکھنا، اور بعض میڈیا چینلز کے ذریعے مجاھدین ختمِ نبوت وعلماء کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا، شعائر اسلامیہ سے عوام الناس کو متنفر کرنے کے لئے سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوانوں کے قلوب و اذہان منتشر کرنا، ملحدین و لبرل متشککین افراد کو پروموٹ کرنا، اُن کو کالجز، یونیورسٹیز و دیگر اہم عہدوں پہ فائز کرنا، سوشل میڈیا پہ گستاخ بلاگرز کی حوصلہ افزائی کرنا، اور پکڑے جانے پہ اُن کے مقدمات لڑنا، اُنہیں بیرونِ ملک فرار کرانا، وہاں اُن کے آسائش و آرام و سیکورٹی کا اہتمام کرنا، نصابِ تعلیم میں سے ختمِ نبوت وشعائرِ اسلامیہ نکال کر اُن کی جگہ ملالہ ٹائپ دین بیزار شخصیات کو متعارف کروانا، نصابِ تعلیم پہ اغیار کی اجارہ داری اور روشن خیالی کے نام پہ فحاشی و بے حیائی کو فروغ دینا،،، قادیانی لابی یہ سب کچھ کیسے کرتی ہے؟

اس کے لئے ہمیں قادیانی فنڈنگ کے طریقہ واردات کو سمجھنا ہوگا۔

قادیانی فنڈنگ کے چند اہم ذرائع

(1)فالورز فنڈنگ

ہر قادیانی پہ لازم ہے کہ وہ اپنے مرکز کو فنڈ دے، مرکز نے ماہانہ، سہ ماہی، سالانہ، ایمرجنسی فنڈنگ مہم رکھی ہوتی ہے، ماہانہ تنخواہ میں سے 10 / 1 حصہ یا زیادہ مرکز کو بھیجنا لازمی امر ہے، ماہانہ مجلات مردانہ وزنانہ، بچوں کے رسائل تشحیذ الاذہان وغیرہ اور روزنامہ الفضل اخبار کے ذریعے آمدنی مسلم چینل پر مختلف فنڈنگ پروگرام اور بعض مقامات پہ مسلم کمیونٹی سے اختلاف وانتشار کی آڑ میں فنڈنگ۔

(2)وراثتی فنڈنگ

اگر کوئی قادیانی مرتا ہے تو اُس کی جائیداد میں سے خاطر خواہ حصہ بطور وصیت مرکز کو جمع کروایا جاتا ہے، قادیانی قیادت نے اُس وصیت اور ماہانہ و سالانہ فنڈنگ کرنے والے کارکنان کو ربوہ قبرستان میں دفن ہونے کی سہولت دے رکھی ہے اُس تدفین کی مشہوری پہلے سے یوں کی جاتی ہے کہ جو یہاں دفن ہوا وہ فردوسِ بریں میں آگیا، یوں اُس زمین کی قدر وقیمت بڑھا دی جاتی ہے اور قادیانی قوم کو اندھا دھند لوٹا جاتا ہے۔

(3)بیرون ممالک سے فنڈنگ

قادیانی قیادت یورپی اور امریکی ریاستوں کی سیاسی قیادت کو باور کروا چکی ہے کہ ہم تمہارے مفاد کے لئے کام کر رہے ہیں

اور خود عالمِ کُفر کو بھی معلوم ہے کہ یہ ہمارے خود کاشتہ پودے ہیں، اس خدمت غلامی کو قادیانی قیادت بار بار کیش کروا کر خاطر خواہ فنڈ وصول کرتی ہے۔

(4) **خدمتِ خلق کے نام پہ فنڈنگ**

ہمارے بھولے بھالے مسلمان اِن کی پالیسیوں کو نہیں سمجھ رہے ہوتے، یہ اسلامی ممالک میں ہسپتال، میڈیسن، یتیم خانے، گردہ ڈائیلائسز پروگرام اور دیگر خدمتِ خلق کے نام سے لوگوں سے فنڈ لیتے ہیں مخیر حضرات ان کو نہ صرف فنڈ دیتے ہیں بلکہ ان کی بسا اوقات تعریف بھی کر دیتے ہیں۔ پھر اُس فنڈنگ کو یہ مختلف طریقوں سے نوجوانوں کو گمراہ کرنے پہ خرچ کرتے ہیں، بسا اوقات پہلے نوجوانوں کو علاج معالجہ و تعلیم و بیرونِ ملک کاروبار اور شادی کے نام پہ پیسے دیئے جاتے ہیں اور پھر اُن کے ایمان کو برباد کیا جاتا ہے۔

اسی فنڈنگ سے وہ بڑے بڑے سیاسی لوگوں کو اپنے مفاد میں استعمال کرتے ہیں، اینکرز خریدتے ہیں، حکومتی مناصب پہ اپنے افراد ایڈجسٹ کرتے ہیں، مجھے ایک واقعہ یاد ہے جس میں قادیانی افراد کی حمایت کے لیئے برطانیہ سے وُکلا کا وفد مدد کرنے کے لیے بہاولپور آیا اور ایک وکیل تین سال تک بہاولپور قیام پذیر رہا اور قادیانی لابی کے افراد کو عدالت سے بری کروا کر واپس برطانیہ گیا۔

ان حالات میں اھل اسلام کو اپنے معمولات پہ توجہ دینے کی ضرورت ہے، اسلامی تنظیموں، اداروں، مدارس، مساجد انتظامیہ کو ایسی وسیع بنیادوں پر کام کی ضرورت ہے، جو اسلامی دنیا کے لیئے مفید، دیرپا، اتحاد آور اور ثمر بار ہوں، ہمیں اپنے تمام اداروں سیاسی، سماجی، دفاعی، سائنسی، سول سروس و دیگر مقامات پہ نیک، صالح، بالغ نظر، وسیع المطالعہ، اسلام پسند، مصلح امت افراد کو پہنچانا اور اُن کا دست و بازو بننا ہوگا، ورنہ" الناسُ علی دین ملوکھم" کے تحت عوام الناس،" العوام کالانعام" بن کر اس ملک کے رہے سہے اسلامی تشخص کو بھی برباد کر دے گی، ہمیں بھی چاہیے کہ قادیانیت سے رجوع کرنے والے نومسلم نوجوانوں کے لیے فنڈ قائم کر کے اُن کی خدمت کریں، اپنے نوجوانوں کو خود کفیل کر کے اُن سے خدمتِ اِسلام کا کام لیں۔

عصرِ جدید میں اخلاقیات اور مسئلہ ختمِ نبوت

عصرِ حاظر کے تقاضے اور معیارات ماضی سے مختلف ہیں، پہلے لوگ مخالف مکتبہ فکر پہ تبرا اور گالی گلوچ قبول کرتے تھے، عصرِ حاضر میں حُسنِ اختلاف تو قبول ہے لیکن گالی، تبرا، لڑائی کسی صورت قبول نہیں، اچھے بھلے مسلمان گھرانے ہمارے اس رویے کی وجہ سے قادیانی ہو جاتے ہیں، ہمیں قادیانی فتنہ کی بیخ کُنی کے لئے اخلاقیات کے زیور و اسلحہ سے مسلح ہونا پڑے گا۔

سوشل میڈیا پہ گالی گلوچ و استھزا کی بجائے خالص علمی، تحقیقی و تعمیری اسلوب استعمال کرنا ہوگا، غامدیت جو کہ آج قادیانیت کی سہولت کار بن چکی ہے وہ دلکش اندازِ تکلم کے ذریعے نسل نوع کو زہر پلا دیتے ہیں اور پینے والا جانتا بھی نہیں کہ میرے ساتھ ہوا کیا ہے؟

یہ جدیدیت کے نام پر آنکھیں نکال رہے ہیں عینکیں بانٹ رہے ہیں ہمیں مناظرہ و مباحثہ و ڈایئلاگ کے لیے" وجادلھم بالتی ھی احسن ۔اور فقولا له قولاً لیّنا" پہ عمل کرنا ہوگا، اللہ کریم نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:" تم اور تمہارے بھائی ھارون فرعون کے پاس جاؤ بیشک وہ بھٹک گیا ہے، جب اُس سے گفتگو کرو تو نرم لب و لہجہ میں کلام کرو شاید نصیحت حاصل کر لے۔

اس لیئے ہمیں عمدہ اخلاق کے ساتھ اپنے اردگرد قادیانی نوجوانوں کو سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے یہ عصرِ حاضر میں ختمِ نبوت

محاذ کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم ان موضوعات پہ عمدہ لٹریچر کا بھی اہتمام کریں، ختمِ نبوت کے موضوع پہ کتب، اخبارات، مجلات، ماہنامہ، رسائل اور سوشل میڈیا پر اس مسئلہ کو اہم انداز میں روشناس کرنے کے لیئے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ کے ذریعے منظم کوشش کریں؟ قادیانی لابی اسلام دشمنی کے لیئے سوشل میڈیا استعمال کرتی ہے تو ہم اسلام کے مثبت پہلو اور اھل علم کے ختمِ نبوت پہ بیانات، لیکچرز اور کورسز وغیرہ کا اہتمام کریں۔

ایک اہم پیغام

قادیانیت اسلام اور پاکستان کے خلاف نت نئی سازشوں میں مصروفِ عمل ہے، قادیانی قیادت یورپ اور امریکہ کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہو چکی ہے کہ ہم مظلوم ہیں جیسے یہودی ہولو کاسٹ کی آڑ میں اپنی مظلومیت بیان کرکے امریکہ و یورپ میں اعلی مناصب پر فائز ہو کر دیگر اقوامِ عالم کا ہولو کاسٹ کر رہے ہیں، یونہی قادیانی اپنی مظلومیت کی آڑ میں پاکستان پہ مختلف بے بنیاد الزام لگا کر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سیاسی قیادت کو بلیک میل کر کے یہاں اپنے گماشتوں کے ذریعے اپنے مذموم عقائد و نظریات کی ترویج و اشاعت کے لیے کام کر رہے ہیں۔

ان کا مقصد تمام اسلامی جماعتوں میں باہمی منافرت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کی ایٹمی و عسکری طاقت کو ختم کرنا بھی ہے، اس لئے وہ مغرب سے ایسے مطالبات بھی کرتے رہتے ہیں کہ پاکستانی ایٹم بم خطرہ میں ہے۔ یہ اسلامی بم ہے یہ عالمی دنیا کے لیے خطرہ ہے ابھی حال ہی میں قادیانی لابی نے اپنی کوششوں سے برطانوی پارلیمنٹ میں اپنے حق میں ایک خطرناک رپورٹ جاری کروائی ہے، جس کے تحت نہ صرف پاکستان کا امیج مسخ کیا جا رہا ہے بلکہ برطانوی مسلمانوں کو بھی مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ ان بدبختوں کو احمدی مسلم گروپ لکھیں یا بولیں۔

اس پہ عظیم محقق مفتی محمد خلیل الرحمٰن قادری صاحب ناظمِ اعلیٰ جامعہ اسلامیہ لاہور ممبر مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان کا اس رپورٹ پہ اہم تبصرہ و تجزیہ:

"برطانوی پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسز کے تقریباً 40 ارکان پر مشتمل "آل پارٹیز پارلیمنٹری گروپ فار احمدی مسلم کمیونٹی" نے 20 جولائی 2020ء کو پاکستان کے خلاف سنگین الزامات پر مبنی ایک انتہائی خطرناک رپورٹ جاری کی ہے، جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف ظلم و جبر، استبداد اور بین الاقوامی انتہا پسندی میں اضافہ ریاست پاکستان کی سرپرستی میں ہو رہا ہے۔ اس رپورٹ کا ٹائٹل مندرجہ ذیل ہے۔

"Suffocation of the faithful.

The Persecution of Ahmadi Muslims in Pakistan and the Rise of international Extremism"

یہ بنیادی طور پر یکطرفہ انکوئری ہے جو کہ اس گروپ کی چیئر پرسن شوون مکڈونہ ممبر پارلیمنٹ کی زیر سرپرستی کروائی گئی۔ اس کے وائس چیئرمین 11 ارکانِ پارلیمنٹ ہیں اور دیگر تیس سے زیادہ ارکانِ پارلیمنٹ اس کے ممبر ہیں۔ اگرچہ اس کو ایک انکوائری کا نام دیا گیا ہے۔ اس رپورٹ میں پاکستانی ہائی کمیشن لندن یا پاکستانی وزارتِ خارجہ کی طرف سے کوئی مؤقف نہیں لیا گیا اور پاکستان کے

خلاف نہایت سنجیدہ الزامات پر مبنی 167 صفحات پر مشتمل رپورٹ جاری کردی گئی ہے۔ رپورٹ میں خود ہی جج، جیوری اور پراسیکیوٹر کا کام کیا گیا ہے۔ اس گروپ کی چیئر پرسن کے مطابق قادیانیوں پر یہ ظلم و جبر پاکستانی ریاست کی سرپرستی میں کیا جارہا ہے۔(Spurred Persecution State)

یوں لگتا ہے جیسے یہ رپورٹ قادیانیوں نے لکھی ہو اور برطانوی پارلیمنٹ کے ارکان نے بغیر پڑھے دستخط کردیئے ہوں۔ اس میں ایک اور اہم نکتہ نظر آتا ہے کہ برطانیہ میں میڈیا کو ریگولیٹ کرنے کے ادارے OFCOM اور چیرٹی کمیشن میں اس بات پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے کہ قادیانیوں کو قادیانی مت لکھا اور کہا جائے بلکہ انہیں احمدی مسلم کہا اور لکھا جائے یہ اصطلاح برطانیہ میں سرکاری سرپرستی میں مسلمانوں کے اوپر مسلط کی جارہی ہے۔

اور مسلمانوں کے زیر سایہ چلنے والے ریڈیو اور ٹی وی سٹیشن کو یہ بات نہ ماننے پر جرمانے کئے جارہے ہیں۔ دوسری جانب مسیحی برادری مورمن (Mormons) جوہوواونٹس (Jehovah Witness) طرح کی برادریوں کے ساتھ کرسچن نہیں لکھا جاتا کیونکہ وہ عیسائیوں کے بنیادی عقیدے تثلیث کو نہیں مانتے اور مسیحی برادری حکومت کو اجازت بھی نہیں دیتی کہ انہیں عیسائی لکھا یا مانا جائے جبکہ قادیانیوں کے ساتھ مسلم لگا کر ایک منظم کوشش کے ذریعے ان کو مسلمانوں پر مسلط کیا جارہا ہے۔

رپورٹ میں یکطرفہ الزامات کی بھرمار کی گئی ہے۔ ہم اس متعصبانہ اور غیر عادلانہ رپورٹ کو مسترد کرتے ہیں اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سفارتی محاذ پر اس رپورٹ کا ٹھوس اور مدلل جواب دے کیونکہ یہ رپورٹ مملکت پاکستان کے خلاف چارج شیٹ ہے اور اس میں سفارتی آداب کو نظر انداز کرتے ہوئے آئین پاکستان، تعزیرات پاکستان اور عدالتی فیصلوں کو ہدف تنقید بنایا گیا جو کہ قابل مذمت ہے"۔

ابھی تازہ ترین سُنّی و شیعہ مکاتب فکر کے مابین فرقہ واریت کی لہر کے پیچھے بھی قادیانی لابی کے کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا، قادیانی اور لبرلز و ملحدین ایک پیج پہ متحد ہو کر تمام عالم اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں، اللہ کریم ہم سب کو بھی اتحاد کی نعمت سے مالا مال کرے۔

تجاویز

(1) نصابِ تعلیم میں مسئلہ ختمِ نبوت کو احسن انداز میں شامل کروائیں۔

(2) تمام مسالک اپنے باہمی اختلاف کم کر کے ختمِ نبوت کے تحفظ پہ مجتمع ہوں۔

(3) سیاسی جماعتوں کے منشور میں تحفظِ ختمِ نبوت شامل کروائیں۔

(4) وہ سیاسی لیڈر جو ختمِ نبوت کے حق میں بات کریں اُن کی اعلیٰ پیمانے پر حوصلہ افزائی کا اہتمام کریں اور دیگر سیاستدانوں کو باور کرائیں کہ تمہاری کامیابی اور ووٹ اس مشن سے مشروط ہے۔

(5) حُسنِ اخلاق سے دلوں کو فتح کریں۔

(6) خدمتِ خلق کے ذریعے پیغامِ ختمِ نبوت عام کریں۔

(7) اہم دفاعی، سیاسی، علمی مناصب کے لیے نیک، صالح افراد تیار کریں۔

بقیہ مضمون صفحہ 23 پر دیکھیں

مقالہ نگاروں کی خدمت میں

تحقیقی مقالہ لکھنے کے لیے درج ذیل باتوں کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔۔۔

(1) جب قرآن کریم کی آیت مبارکہ کا حوالہ دیں تو پارہ نمبر، سورت نمبر اور نام اور آیت نمبر ضرور لکھیں۔۔(2) اسی طرح احادیث کا حوالہ دیں صحاح ستہ میں سے یا کسی حدیث کی کتاب سے۔۔۔تو مصنف، نام کتاب۔۔۔مطبوعہ (ناشر کا مکمل پتا) اور سن اشاعت اور صفحہ نمبر۔۔(3) اسی طرح دیگر کتابوں کے حوالے بھی اسی طرح دیں (4) کسی رسالہ، اخبار کا حوالہ دینا ہو تو اس کا پورا نام، مقام اشاعت، اشاعت کا ماہ و سال۔۔کسی رسالہ سے کسی مضمون کا حوالہ دینا ہو تو پہلے مضمون نگار کا نام، مضمون کا نام پھر مشمولہ یا مندرجہ کر کے اگے رسالہ کا پورا نام، سن اشاعت کا ماہ و سال اور صفحہ (5) تمام حواشی وحوالے مضمون/ مقالہ کے آخر میں دیں (6) ہمیشہ کریں کہ بنیادی حوالہ دیں ورنہ ثانوی حوالہ دیں (7) جو بھی اصل حوالہ دیں تو پھر اسے من وعن دیں اور اسے درمیان میں نمایاں کر کے دیں اور اس اقتباس کے اول آخر واوین ".......'' دیں (8) اگر کسی حوالے کی تلخیص پیش کریں تو اس کی وضاحت بھی کر دیں۔۔۔ (9) حوالہ خود چیک کر کے دیں نقل در نقل کا رجحان نامناسب ہے۔۔(10) اگر کسی شخصیت سے آپ کی بات چیت ہوئی ہے اور اسے حوالہ میں لانا چاہتے ہیں تو۔۔شخصیت کے نام کے بعد صاف لکھیں۔۔۔سے راقم کی ملاقات یا ان سے راقم کا انٹرویو بتاریخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(11) اگر کسی خط کا حوالہ جو آپ کے نام ہو تو۔۔مکتوب گرامی۔۔۔نام۔۔۔۔بنام راقم محررہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ اصول صرف تحقیقی مضامین ومقالات کے لئے ہیں۔۔۔والسلام مع الاکرام: احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الختام انٹرنیشنل (۲۳/ جولائی ۲۰۲۰ء بروز جمعرات بوقت ۵:۲۲ عصر)

بقیہ مضمون صفحہ 22

(8) اپنے فروعی اختلاف ختم کر کے لبرلز وقادیانی طبقے کی اسلام و پاکستان دشمنی لوگوں پہ آشکار کریں۔

(9) تحفظِ ختمِ نبوت کی تفہیم کے لیئے نہ صرف مدارس و مساجد بلکہ اسکول، کالجز، یونیورسٹیز کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔

(10) ختمِ نبوت کی تفہیم کے لیئے ماہنامہ، مجلات، اخبارات، سوشل میڈیا سسٹم کے ذریعے سال بھر کورسز اور دروس کا اہتمام کیا جائے۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

عقیدہ ختم نبوت
تصانیفِ رضا کی روشنی میں

سید اولادِ رسول قدسی مصباحی

سرورعالم محمد رسول اللہ ﷺ کا خاتم الانبیا یعنی آخرالانبیا ہونا ایسا متفق ہے کہ نہ صرف یہ کہ اس پر نص قرآنی دال ہے بلکہ صحاح کی بکثرت احادیث جو حدتواتر تک پہنچتی ہیں باضابطہ وضاحت وصراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہیں۔اس سلسلے میں امام احمد رضا قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں "مسلمان پر جس طرح لاالہ الا اللہ ماننا اللہ سبحانہ کو احد صمدلا شریک جاننا فرض اول ومناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقینا قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل وجراء ایمان ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعا کافرملعون مخلد فی النیر ان ہے نہ ایس کہ وہی کافر ہو بلکہ جو وتر کو راہ دے وہ بھی کافر ہے۔

قرآن مقدس کے بائیسویں پارہ کی سورہ احزاب کی چالیسویں آیت ختمی مرتبت ﷺ کی خاتمیت یو بیان کرتی ہے۔ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ خاتم النبیین وکان الل بکل شیء علیما۔یعنی محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اورسب نبیوں کے پچھلے اوراللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ۔مذکورہ آیت صراحتاً بتاتی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ آخرالانبیا ہیں۔آپ پرنبوت ختم ہوگئی اورآپ کی نبوت کے بعد کسی کو بنوت نہں ملے گی۔

اس آیت کے تناظر میں یہ نہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت سے پہلے آسمان سے روئے زمین پر نزول فرمائیں گے وہ بھی تو نبی ہیں پھر رسول گرامی قدر ﷺ کا خاتم الانبیا ہونا کیوں کر ثابت ہوگا۔اس ضمن میں یہ بات اچھی طرح ذہن نشیں رہے کہ بلا شبہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں مگر نزول کے بعد وہ اپنی شریعت سابقہ پر نہیں بلکہ حضور پرنور ﷺ کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے اوراسی شریعت کی روشنی میں احکام نافذ کریں گے اور تبلیغی امور انجام دیں گے۔اس پر متزاد یہ کہ رسول دوعالم ﷺ ہی کے قبلہ کعبہ اللہ کی طرف رخ کرکے نمازیں ادا فرمائیں گے۔

سرورکونین ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اس قدر مسلم ہے کہ رب کائنات نے لوح محفوظ پر جہاں مخلوقات کی تقدیر لکھی وہیں یہ بھی تحریر فرمائی کہ محمد ﷺ خاتم النبیین یعنی سب نبیوں میں آخر ہیں۔جیسا کہ رسول اللہ صحیحین شریعت میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ عزوجل کتب مقاریی الخلق قبل ان یخلق السموت والارض بخمسین الف سنۃ مکان عرشہ علی الماء ومن جملۃ م کتب فی الذکر وھو م الکتاب ان محمدا خاتم النبیین

یعنی اللہ عزوجل نے زمین وآسمان کی آفرئیش سے پچاس

ہزار برس پہلے خلق کی تقدیر لکھی اور اس کا عرش پانی پر تھا منجملہ ان تحریرات کے لوح محفوظ میں لکھا۔ بیشک محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہاں تک روایت ہے کہ پہلے انسان اور اللہ کے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں شانوں کے درمیان قلم قدرت سے لکھا ہوا تھا۔ "محمد رسول اللہ خاتم النبین" یعنی محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبین ہیں۔

بیہقی شریف کے اندر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ ایسی حدیث جلوہ ریز ہے کہ جس میں حضرت آدم علیہ السلام کی قبولیت توبہ کے وقت رب کائنات نے جہاں اپنے نبی حضرت آدم علیہ السلام سے یہ فرمایا:

ولا محمد ما خلقتک

یعنی اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو اے آدم میں تیری بھی تخلیق نہیں کرتا وہیں یہ بھی فرمایا طو ھو آخر الانبیا من ذریتک یعنی محمد ﷺ تیری اولاد میں سب سے پچھلے نبی ہیں۔

آئیے حدیث وتفسیر کی روشنی میں پورا واقعہ اختصار کے ستھ ملاحظہ کریں اور اپنے ایمان کو جزا بخشیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے جب جنت میں رہائش کے زمانہ میں شجر ممنوعہ کا پھل تناول فرمالیا تو رب کے حکم سے آپ زمین پر تشریف لے آئے یہاں آنے کے بعد اپنی لغزش پر متواتر تین سو سال تک اشک بار رہے اور رب قدیر کی بارگاہ میں توبہ کرتے رہے مگر ان کی توبہ شرف قبولیت سے ہمکنار نہ ہوئی۔ تین سو سال کے بعد آپ کو اللہ کے حبیب مکرم محمد رسول اللہ ﷺ کا خیال آیا اور ان کے وسیلہ جلیلہ سے بارگاہ خداوندی میں یوں عرض گذار ہوئے یارب اسا لک بحق محمد ان نفرت لی۔ یعنی اے میرے رب تجھے محمد ﷺ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو میری مضفرت فرمادے۔ ایسے موقع پر خداوند قدوس نے فرمایا اے آدم! تمھیں محمد ﷺ کی معرفت کیسے حاصل ہوئی جب کہ وہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا بار الہٰ میں انھیں تو نہیں جانتا تھا لیکن جب تو نے میرے جسم میں روح پھونک کر تخلیق مکمل فرمائی تو جب میں نے عرش کی جانب سر اٹھا کر دیکھا تو اس کے پایوں پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو پھر مجھے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ جس ذات بابرکات کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا یقیناوہ تیرا سب سے زیادہ محبوب ہے۔ رب قدیر نے فرمایا صدقت یا آدم انہ راجب الخلق الی وز دسالتنی واذ سالتنی بحقہ فقد غفرت لک ولا لا محمد ما خلقتک وھو آخر الانبیا من دریتک یعنی اے آدم! تو نے سچ کہا بلاشبہ وہ میرے لیے احب اللق یعنی تمام جہاں سے زیادہ محبوب ہے اب چونکہ تو نے میرے محبوب کا واسطہ دیا ہے تو میں نے تیری توبہ قبول کی اور تجھے مغفرت کا پروانہ عطا کا ی اگر محمد ﷺ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا اور یہ محمد تیری اولاد میں سب سے پچھلے نبی ہیں۔

رسول گرامی قدر ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا اس قدر واضح و مشہور ہے نہ صرف یہ کہ قرآن مقدس، لوح محفوظ اور حضرت آدم علیہ السلام کے شانوں کے درمیان مکتوب مرقوم ہے بلکہ دیگر آسمانی کتب وصحائف کے اندر بھی جلی حروف کے ساتھ یہ مندرج ہے کہ آپ خاتم الانبیا ہیں اور آپ پر نبوت کا رتمام واختتام ہو چک۔ میرے اس دعوے کی پشت پناہ سیدی اعلیٰ حضرت کی نقل کردہ ابن عسا کر کی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی مروی حدیث ہے قال

النبی ﷺ کان یسمیٰ فی الکتب القدیمۃ احمد ومحمد والماحی والمقفی و نبی الملاحم وحمکایا وفارقلیطا وماذ ماذ یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگلی کتابوں میں میرے یہ نام مکتوب تھے احمد، محمد، الماحی، المقفی، نبی الملاحم ،حمطایا، فارقلیطا، ماذ ماذ،

اب آپ ان ناموں کے ترجمے ملاحظہ فرمائیں

احمد۔ بہت تعریف کرنے والا۔ محمد۔ جس کی خوب خوب تعریف کی جائے۔ ماحی۔ کفر وشرک کو مٹانے والا۔ نبی الملاحم۔ جہادوں کے پیغمبر، حمطایا۔ حرا لہی کے حمایتی، فارقلیطا۔ حق کو باطل سے جدا کرنے والے۔ ماذ ماذ۔ ستھرا پاکیزہ۔ المقفی۔ کا معنی ہے سب پیغمبروں کے پیچھے تشریف لانے والے۔

کتب سماویہ کے اندر رسول ہاشمی وقار ﷺ کا مکیوب اسم گرامی مقفی اس بات کی روشن دلیل ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کوئی نوزائیدہ مسئلہ نہیں بلکہ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جسے کتب سماویہ نے بھی اپنے سینے میں محفوظ کر رکھا ہے۔

یہ تو کتب سماویہ کی بات تھی اب آئیے صحائف کے بھی زریں اوراق پر نظر ڈالیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب کامر شعبی سے روایت فرماتے ہیں کہ ابوالانبیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقدس صحیفے میں رسول دوعالم ﷺ کا خاتم الانبیا ہونا درج تھا جیسا کہ صحیفہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام میں یوں مرقوم تھا کہ رب کائنات نے اپنے خلیل علھیہ السلام سے فرمایا انہ کان من ولدک شعوب حتی یاتی النبی الدی خاتم الانبیاء یعنی بے شک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امی خاتم الانبیا جلوہ فرما ہوں۔ علاوہ اازیں محمد بن کعب قرظی روایت فرماتے ہیں اوحی اللہ تعالیٰ الیٰ یعقوب انی ابعثا من ذریتک ملوکا انبیاء حتی ابعث النبی الحرمی الدی تبنی امتہ ھیکل بیت المقدس وھو خاتم الانبیا واسمہ احمد۔ یعنی بنیرہ ابوالانبیا حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کی طرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے یعقوب میں تیری اولاد میں سالحین وانبیا بھیجتا رہوں گا یہاں تک کہ مبعوث فرماؤں اس حرم محترم والے نبی کو جس کی امت بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی وہ سب پیغمبروں کا خاتم ہے اور اس کا نام احمد ہے (ﷺ)

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سرور کائنات ﷺ کے مایہ ناز صحابی ہیں وہ پہلے جہاں نہ صرف یہ کہ یہودی تھے بلکہ خود یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے وہیں ان کے والد اپنے زمانے میں علم علماء توراۃ یعنی توریت کے جاننے والوں میں سب سے بڑے جاننے والے گردانے جاتے تھے۔ حضرت کعب احیان حلقہ بگوش سلام ہونے کے بعد جو بیان فریمایا وہ روح پرور اور ایمان افروز ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات پر غماز ہے کہ رسول کائنات ﷺ کی بعثت سے پہلے بھی علماء توراۃ وانجیل وزبور بھی جانتے تھے کہ محمد رسول اللہ ﷺ اس خاکدان گیتی میں آخری نبی بن کر جلوہ فروز ہوں گے۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد علماء توراۃ میں سب سے بڑے عالم تھے ان کا سینہ علم ومعرفت کا گنجینہ تھا۔ وہ مجھ سے بے پناہ محبت وشفقت فرماتے تھے اور اپنے علم سے طوی اشے مجھ سے کبھی چھپایا نہیں کرتے تھے گو وہ چاہتے تھے کہ میں بھی علم وفضل میں یکتائے روزگار بنوں۔ میری حیرت کی اس وقت کوئی انتہا نہ رہی جب ان کا آخری وقت آن پہنچا۔ ہوا یوں کہ موت سے پہلے انھوں نے مجھے بڑے پیار سے قریب بلایا اور فرمانے لگے کہ اے

میرے پیارے بیٹے! تو اچھی طرح جانتا ہے کہ میں اپنی معلومات میں کوئی شے ذرہ برابر بھی تجھ سے مخفی نہیں رکھی۔ رب قدیر نے جس قدر علوم وفنون سے مجھ کو نوازا تھا وہ سب تیرے سینے میں انڈیلتا چلا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ اب تیرا سینہ علوم ومعارف کا ایک بہتا دریا بن چکا ہے۔ میں تا زندگی اشاعت علم میں سکی قسم کی بخالت سے کام نہیں لیا اس کی واحد اور بڑی اہم وجہ یہ رہی کہ میں چاہتا تھا کہ میرا بیٹا بھی اپنے وقت کا ایک جید اور لائق و فائق ماہر علوم وفنون ہو۔ لیکن دو ورق تجھ سے روک کر رکھا۔ اس کے بارے میں اس کے قبل میں نے کبھی تجھے کچھ نہیں بتایا۔ نہ بتانے کی وجہ بخل یا اخفا نہیں بلکہ قبل از وقت اور اندیشہ و خدشہ مانع رہے۔ اب چونکہ میں بستر مرگ پر ہوں جانے کب آجائے پیک اجل کس کو ہے خبر۔ اگر میں نے موت سے پہلے تجھے یہ بات نہ بتائی تو پھر میں خود کو بھی معاف نہیں کر پاؤں گا۔ مزید برآں تو ایک ایسی عظیم نعمت سے محروم ہو جائے گی۔ جس کے دامن میں اخروی فلاح اور بہار جنت مضمر ہے۔

لہذا اب میرے بیٹے! میری بات غور سے سن اور میری موت کے بعد میرے کہا پر عمل کرنے میں ذرہ برابر بھی کمی نہ کرنا۔ دراصل بات یہ ہے کہ میرے پاس دو بڑے ہی اہم ورق ہیں جن میں ایک بنی سے متعلق۔ بہت ہی کار آمد اور نفع بخش ایسی باتیں مندرج ہین جو تیری دنیا و آخرت کی بہبودی کی ضامن ہیں سچ تو یہ ہے کہ میں نے کئی بار چاہا اس راز کی اہمیت وافادیت سے متعلق تمھیں بارو کرادوں اور فوراً سے پیشتر اسے منکشف کر دو لیکن جب جب میں نے انکشاف کی ہمت کی مگر میرے سامنے یہ اندیشہ مانع رہا کہ مبادہ کوئی کذاب مدعی نکل کھڑا ہو اور تو اس متنبی کو سچا جان کر اس کی پیروی کرے۔ اسے نبی آخر الزماں مان کر اپنے ایمان عقیدے کا سودا کر لے۔ اپنے دین و دنیا کو ہلاکت کے دہانے پر پہنچا دے۔ رب کائنات نے قہر وغضب کا سودا کر لے۔ اپنے دیین و دنیا تو ہلاکت کے دہانے تک پہنچا دے ہاتھ کی کلہاڑی تو اپنے پاؤں پر مارے لہذا اب چونکہ دنیا کو دائمی خیر باد کہنے کا میرا وقت آن پہنچا ہے میری زندگی کا چراغ ہمیشہ کے لیے گل ہونے والا ہے میری روح قفس عنصری سے پرواز کرنے کے لیے اپنے پر تول رہی ہے اس لیے میں تجھے بتا رہا ہوں کہ یہ دیکھ تیرے سامنے جونہی جب نبی آخر الزماں اس اس منص شہور میں جولہ افروز ہو جائیں تو ان اوراق کو پڑھ کر خاتم الانبیا کی بارگاہ میں پہنچ کر ان پر ایمان لے آنا اور تا حیات چاہے حالات کتنے ہی کشیدہ ہوں ان کا ہر صورت پیروکا بن کر رہنا۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد کے انتقال کے بعد جب میں طاق سے وہ اوراق نکالے تو میں نے دیکھا کہ ان میں بڑی وضاحت وصراحت کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔

محمد رسول الله خاتم النبين لا نبی بعده مولده المکه و مهاجره بطیت ۔یعنی محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبین ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں اک کی جائے پیدائش مکہ ہے اور ہجرت گاہ مدینہ۔

رسول گرامی قدر ﷺ آخر الانبیا ہیں آپ پر نبوت تمام ہو چکی اور آپ کے بعد قیامت تک کسی دوسرے نبی (خواہ مستقل ہو یا ظلی بروز ماتحتی) کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث جو ابوداؤد اور ترمذی کے اندر موجو د ہے اس میں سرور کائنات ﷺ نے نہ صرف خود کو خاتم النبین بلکہ علی

وجہ بصیرت مزید صراحتاً لائے نفی جنس کے ساتھ لا نبی بعدی بھی فرمایا۔حدیث کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں ۔ قال رسول اللہ ﷺ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نبیوں میں خاتم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔اس طرح مسلم شریف میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں سرکار ابد قرار ﷺ نے ارشاد فرمایا ختم لی الرسل ۔یعنی مجھ پر رسولوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

اس سے پہلے راقم احروف نے وہ حدیث پیش کی جس میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں شانوں کے درمیان مکتوب تھا محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ۔۔لگے ہاتھ مشکوۃ شریف میں مندرج حضرت ارباض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں ۔ یہ حضرت عرباض رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتا ہے انہ قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجعل فی طین ۔یعنی حضور پر نور ﷺ نے فرمایا کہ میں عند اللہ اس وقت خاتم النبیین لکھا گیا جب حضرت آدم علیہ السلام اپنی گندھی ہو مٹی میں تھے ۔بلفظ دیگر ان کی تخلیق مکمل نہیں ہوئی تھی ۔

مذکورہ بالا دلائل وشواہد کے باوجود ختمی مرتبت سرور دو عالم ﷺ کے ختم نبوت کا وہی انکار کرے گا جو قرآن وحدیث سے نابلد ہو یا پھر ہٹ دھرمی کا شکار ہو۔اس سے پہلے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس مہرہ العزیز کا قول پیش کیا چکا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت اس قدر اہم ہے کہ سرکار کائنات ﷺ کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقینا قطعاً محال و باطل جاننا ایک مسلمان کیلیے ایسے ہی فرض ہے جیسے لا الہ الا اللہ پر ایمان رکھنا۔

اس سلسلے میں آئیے خطیب بغدادی کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ مندرجہ ذیل حدیث بطور اختصار ملاحظہ کریں جا کا تعلق واقعہ معراج سے ہے حضرت انس بن مالک رحی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے واقعہ معراج کے ضمی میں ارشاد فرمایا ۔

لما اسری بی قر بنی ربی حتی کان بینی وبینہ کعاب قوسین او ادنی وقال یا محمد ھل غمک ان جعلتک اخر النبین قلت لا قال مفل غم امتک ان جعلتھم اخر الامم قلنا لا۔

یعنی جب رب کائنات نے سب معراج مجھے روح پرور موقع پر میرے رب نے مجھ سے فرمایا کیا تمھیں اس بات کا غم ہے کہ میں آخر النبین یعنی سارے نبیوں میں آخری نبی بنایا۔آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رب قدیر کی بارگاہ میں عرض کی الہ العالمین نہین مجھے اس بات کا کوئی غم نہیں ہے پھر رب کائنات نے آپ سے فرمایا کیا تمھاری امت کو اس بات کا رنج وملال ہے کہ میں اسے ساری سابق امتوں کے بعد آخری امت بنایا۔آپ نے عرض کی بار الہ! نہیں میری امت کو بھی اس بات کا کوئی رنج وملال نہیں ۔

اتنا بیان کرنے کے بعد رحمت عالم ﷺ نے جو باتیں ارشاد فرمائیں وہ انتہائی کیف آگیں کے پہلو بہ پہلو بے حد ایمان افروز بھی ہیں ۔آپ فرماتے ہیں کہ جب میں خداوند قدوس کے سوال پر نفی میں جواب دیا کہ نہ مجھے اس بات کا غم ہے کہ تو نے مجھے آخر الانبیا بنا کر خاکدان گیتی میں مبعوث فرمایا اور نہ میری امت کو اس بات پر کسی قسم کا رنج وملال ہے کہ اسے تو نے آخری امت بنایا تو رب قدیر نے اس کی

وجہ خود یوں بیان فرمائی۔ انی جعلتھم اخرالامم رافضح الامم عندہ ولا افضحھم عندالامم۔ یعنی میرے حبیب میں تمھاری امت کو اس لیے آخری امت بنایا کہ سابق امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اراسے اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں۔

مذکورہ بالا حدیث پاک سے جہاں یہ بات اظہرمن الشمس ہوگئی کہ رسول کائنات ﷺ آخری نبی اور آپ کی امت آخری امت ہے وہیں یہ امر بھی واضح ہوگیا کہ رب کائنات کو اپنے حبیب ﷺ کی امت سے کس قدر محبت ہے رب کائنات نے یہ نہ چاہا کہ اس کے حبیب کی امت کسی کے سامنے رسوا ہو اور اس کے عیب سے کوئی اور روا قف ہو۔ خدائے لم یزل و بے نیاز کے اس کرم کو دیکھتے ہوئے امید واثق رکھی جاسکتی ہے کہ جب رب قدیر تو یہ نہ گوارا ہوا کہ اس کے حبیب کی امت کے عیوب جو کوئی جانے اور اسے دنیا کے سامنے رسوائی کا سامنا کرنا پڑے تو پھر قیامت کے دن بھی ارحم الرحمین جو ستار العیوب اور غفار الذنوب ہے ہمارے عیوب کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اور اہل محشر کے سامنے ہمیں ندامت سے محفوظ رکھے گا۔ اس امید واثق کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے رحیم و کریم خدا اور اس کے حبیب ﷺ کے احکامات پر سر بہ خم رہیں اور ہم خود عملی میدان کا شہسوار بنائیں۔

ختم نبوت سیمتعلق ایک بین دلیل حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیمروی حدیث سے بھی ملتی ہے جس میں رسول الملائکہ حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام کا وہ بیان مذکور ہے جس میں سرور کائنات ﷺ سیمتعلق رب قدیر کے ارشادات موجود ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول ہاشمی وقار ﷺ کی بارگاہ میں سب سے پہلے خلاق کائنات کا یہ ارشاد پیش کیا یا رسول اللہ ﷺ ان ربک یقول قلب ختمت بک الانبیاء۔ یعنی آپ کا رب فرماتا ہے کہ میں تم پر انبیاء کو ختم کیا یعنی آپ خاتم الانبیا ہیں۔ اس ارشاد کے بعد آپ خداوند قدوس کے دیگر ارشادات جو پیش کیے ان کے حرف حرف سے حضور پرنور ﷺ کی بے مثال عظمت شان ظاہر ہوتی ہے رب کریم نے مزید فرمایا۔ وما خلقت خلقا اکرم علی منک وقرنت اسمک مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر کر معی ولقد خلقت الدنیا واھلھا الاخرفھم کرمتک ومنزلیک عندی ولا راک ماخلقت السمٰوٰت والارض۔ یعنی میں نے کوئی بھی ایسی مخلوق نہیں بنائی جو میرے حبیب سے زیادہ میری بارگاہ میں صاحب عزت ہو۔ میں نے اپنے حبیب کا نام اپنے نام سے ملایا تا کہ جہاں میرا ذکر ہو وہیں ان کا بھی ذکر ہو۔ میں دنیا اور اہل دنیا سب کچھ اس لیے بنایا کہ میرے حبیب کا مرتبہ ان سب پر ظاہر کروں۔ اگر میرے حبیب ہ ہوتے تو میں زمین و آسمان جو بھی پیدا نہ کرتا۔ علاوہ ازیں حدیث شفاعت جو بہت ہی طویل ہے اس کے اندر بھی روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قوم مرقوم ہے کہ کل بروز قیامت جب اہل محشر قیامت کی ہولناکی سے مضطرب و بے قرار ہوں گے اور پچاس ہزار سالوں کے بر بر طویل دن سے ہراساں ہوں گے۔

سوا نیزے پر سورج کی پر حدت ناقابل برداشت تمازت کی تاب نہ لا کر اہل محشر نہ صرف یہ کہ پسینے سے شرابور ہوں گے بلکہ پسینوں کی ندی میں نہا رہے ہوں گے تو ایسے میں شفاعت اور وسیلے کے منکر رہے ہوں گے یکجا ہو کر ہر نبی کی بارگاہ میں بافیض یت شفاعت کی درخواست پیش کریں گے اور یہ کہتے ہوئے گڑگڑائیں گے کہ خدارا ہماری شفاعت فرما کر ان کٹھانیوں سے ہمیں راحت دلا دیں۔ تو ہر

نبی ۔اذھبوا الی غیر۔یعنی میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ کہہ کر دوسرے نبی کے پاس بھیج دے گا بالا خر مایوس ہو کر جب اہل محشر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باگاہ میں حاضر ہو کر شفاعت کے خواستگار ہوں گے تو آپ برملا فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں ۔الی اتخذت الھامن دون اللہ ورنہ لا نعنی الیوم الانفسی ۔یعنی مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے لہذا ۔۔۔۔۔۔۔شفاعت چاہتے ہو تو محمد ﷺ کی بارگاہ میں جاؤ جو خاتم النبین ہیں ۔یہ سنتے ہی محشر والوں کی خوشیوں کا ٹھکانہ نہ رہے گا۔مسرت وشادمانی سے سب نے دلوں کی پاچھیں کھل اٹھیں گی ۔سارے کے سارے شاداں وفرحاں دوڑے ہوئے بڑی تیزی کے ساتھ جب خاتم النبین شفیع المذنبین ﷺ کے حضور حاضر ہوں گے تو آپ فرمائیں گے ۔انالھا ۔یعنی میں تمھاری شفاعت کے لیے ہوں ۔آج میری شفاعت سے تمھیں محشر کی جانکاہی سے نجات کا پروانہ ملے گا۔

فقط حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی بروز یامت .نبی مکرم ﷺ کیلیے خاتم النبین نہیں فرمائیں گے بلکہ اسی حدیث شفاعت میں بڑی وضاحت وصراحت کے ساتھ مندرج ہے ۔فیاتون محمداً فیقولوں یا محمد انت رسول اللہ وخاتم النبین ۔یعنی سارے اولین وآخرین سرور دو عالم ﷺ کی باگاہ ربہار میں آکر یو عرض کریں گے کہ حضور! آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیا کے کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیے ۔ان احادیث سے یہ بات مترشح ہی نہیں بلکہ متفق ہو جاتی ہے کہ اولین و آخرین سب رسول پاک ﷺ کو خاتم النبین کہتے اور مانتے رہے ۔

سرور عالم ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا اس قدر مسلم ہے کہ دراز گوش نے بھی برملا اظہار کیا کہ انبیا میں آپ کے سوا کوئی اور نبی باقی نہیں ۔اس سلسلے میں سیدی اعلیٰ حضرت قدسی سرہ العزیز نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی طویل حدیث فتاوی رضویہ میں پیش فرمایا ہے ۔اختصار کے ساتھ اس حدیث کا تمتہ ملاحظہ کریں ۔

جنگ خیبر کی عظیم الشان فتح وکامرانی کے بعد حضور پرنور ﷺ مدینہ منورہ واپس ہو رہے تھے اثنائے راہ یک بیک ایک سیاہ رنگ کے دراز گوش کو آپ دیکھ کر اس کا نام پوچھا تو اس نے جواباً عرض کیا کہ میرا نام یزید بن شہاب ہے اور خلاق کائنات نے میرے دادا کی نسل میں اس قدر برکتیں فرمائیں کہ اس میں ساٹھ دراز گوش پیدا کیے ۔اور ہر ایک کو شرف واعزاز بخشا ۔کہ وہ کسی نہ کسی نبی کے سواری کے کام آیا۔ پھر وہ کہنے لگا۔وقد کنت اتوقعک ان ترکبنی لر یبق من نسل جدی غیری ولا من الانبیاء غیرک ۔یعنی مجھے یقینا توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اس نسل میں سوائے میرے اور انبیا میں سوائے حضور کے کوئی باقی نہیں ۔مزید برآں بھی کہنے لگا کہ میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا جو بڑا ہی ظالم وسفاک انسان تھا وہ مجھے بھوکا رکھنے کے ساتھ ساتھ مجھ کو زدوکوب بھی کرتا تھا۔

سرکار ابد قرار ﷺ نے اس دراز گوش کا نام یعفور کر رکھا تھا ۔یہاں تک روایتیں ملتی ہیں کہ جب آپ کسی کو بلانا ہتے تو یعفور کو بطور قاصد بھیجتے اور وہ اس شخص کے مکان کی چوکھٹ پر سر مارتا۔جب صاحب خانہ باہر آتا تو اسے اشارے سے بتاتا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ نے یاد فرمایا ہے ۔یعفور کے عشق رسول پر قربان جائیے جب حضور اکرم ﷺ نے اس دنیائے فانی کو خیر باد کہا تو یعفور آپ کی رحلت کو بر داشت نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ آپ کی جدائی کے صدمے سے نڈھال ہو

کرحضرت ابوالہثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنوئیں میں گر کر موت کی آغوش میں چلا گیا۔

صرف یعفور دراز گوش کی تخصیص کیا بلکہ سیدا علیٰ حضرت نے صبرانی معجم اوسط، معجم صغیر، دلائل النبوہ، تاریخ اب عسا کر وغیر کی مستند کتابوں کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے کہ ایک سوسمار نے مجمع عما فصیح عربی زبان میں واضح انداز میں کہا کہ یارسول اللہ آپ خاتم النبین ہیں۔واضح رہے کہ یہ حدیث موہدے کائنات ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات میں جلوہ ریز ہے جب کہ وضائف کبریٰ اور جامع کبیر میں مندرج ہے۔

واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ قبیلہ بنی سلیم کا ایک باد نشیں ایک سوسمار کا شکار کر کے حضور ختمی مرتبت ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور آپ کے سامنے سوسمار کو ڈال کر کہنے لگا کہ لات عزی کی قسم اس وقت تک آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک کہ یہ سورسمار آپ پر ایمان نہ لے آئے۔سرور عالم ﷺ نے سورسمار کو جوں ہی آواز دی اس نے فوراً جواباً عرض کا ای لبیک وسعدک یا زین من اوفی یوالقیامتہ۔یعنی اے تمام حاضر بن مجمع محش کی زینت میں آپ کی خدمت و بندگی میں حاضر ہوں۔سوسمار کے جواب کو اس وقت وہاں سارے موجودین نے سنا۔پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔من تعبد الہی۔توکس کی عبادت کرتا ہے؟ اس نے عرض کی۔الذی فی السماء عرشہ وفی الارض سلطانہ وفی البحی سبیلہ وفی الجنہ رحمتہ وفی النار عذابہ۔یعنی میں اس ذات کی عبادت کرتا ہوں جس کا عرش آسمان میں، سلطنت زمین میں راستہ سمندر میں، رحمت جنت میں اور عذاب جہنم میں ہے۔پھر آپ نے پوچھا۔من انا۔یعنی میں بھلا میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی انت رسول رب العالمین وخاتم النبین قد افلح من صدقک وقد خاب من کذبک۔یعنی آپ پرورد گار عالم کے رسول اور رسولوں کے خاتم ہیں جس نے آپ کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے آپ کی تکذیب کی وہ نامراد ہوا۔

رسول مکرم ﷺ سے جب سوسمار کو اس طرح کلام کرتے ہوئے بادہ نشیں نے دیکھا تو ان سے رہا نہ گیا وہ برملا کہنے لگا کہ خدا کی قسم جس وقت میں آپ کے پاس حاضر ہوا تھا اس وقت میری نظر میں اپاپ سے زیادہ کوئی شخص دشمن نہ تھا اور اب آپ مجھے میرے والدین ہی نہیں بلکہ میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہو۔اتنا کہہ کر وہ فوراً کفر کی زنجیر توڑ کر کلمہ طیبہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔

مذکورہ روایتوں سے یہ بات مہرنیم روز کی طرح روشن ہو جاتی ہے کہ سرکا ابد قرار ﷺ کو خاتم النبین نہ صرف انسانوں نے تسلیم کیا بلکہ جانوروں نے بھی زبان حال سے نہیں بلکہ زبان فال سے یہ بانگ دہل اعلان کیا کہ بلاشبہ آپ پر نبوت تمام ہوئی اب قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔جو سرکار کائنات ﷺ کو خاتم النبین نہیں مانتا وہ جانور سے بھی گیا گذرا بلکہ بلفظ دیگریوں کہہ لیں کہ منکر ختم نبوت سے جانور صدہا بہتر ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان تمام اشخاص سے ہمیں محفوظ رکھے جو ایمان پر قدطن لگانے میں ذرہ برابر بھی عار محسوس نہیں کرتا۔

بقیہ مضمون صفحہ 34 پر دیکھیں

تحفظ ختم نبوت
اور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ

سید صابر حسین شاہ بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم،نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ۔۔۔"تحفظ ختم نبوت اور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ" ۔مجدد دین وملت الشاہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلف اصغر اور خلیفہ علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (1310ھ/1892ء پ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 1402ھ/1981ء م) کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ کا اصل نام محمد عرفی نام"مصطفیٰ رضا" اور تخلص" نوری" ہے۔ابتدائی تعلیم برادر اکبر حجۃ الاسلام علامہ محمد حامد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔اپنے والد بزرگوار سے علوم اسلامیہ میں دسترس حاصل کی۔آپ کو فقاہت میں ایسا کمال حاصل ہوا کہ"مفتی اعظم ہند" کا لقب آپ کی پہچان بن گیا۔آپ کا حلقۂ ارادت بہت وسیع تھا۔حضرت مخدوم شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا تھا۔احقاق حق اور ابطال باطل کا جذبہ آپ کو ورثہ میں ملا تھا۔آپ نے اسلام اور سنیت کی تبلیغ واشاعت میں نہایت نمایاں کردار ادا کیا ہے۔کلمۂ حق کہنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔آپ کے رہوار قلم سے مختلف موضوعات پر درجنوں کتابیں سامنے آئی ہیں۔ آپ کے فتاویٰ کا ایک ضخیم مجموعہ" فتاویٰ مصطفویہ" کے عنوان سے شائع ہو کر سامنے آچکا ہے۔ناموسِ رسالت اور ختم نبوت کے تحفظ میں آپ کا کردار نہایت نمایاں ہے۔اسلام اور مسلمین کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کا نہایت مردانہ وار مقابلہ کیا۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کی ہوئی جماعت" انصار الاسلام" کے آپ عالم شباب میں رکن رہے۔ اس کے تحت آپ نے حفاظت مقامات مقدسہ اور مظلومین ترک کی امداد واعانت فرمائی۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کی ہوئی دوسری جماعت" رضائے مصطفیٰ" کے بھی آپ رکن رکین رہے۔اس جماعت کا اولیں مقصد" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وعظمت کا تحفظ" تھا۔ اس جماعت کے تحت آپ نے ناموسِ رسالت اور ختم نبوت کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا ہے اس پر جماعت کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتابیں اور ملک بھر میں علماء ومشائخ کی تبلیغی خدمات شاہد وناطق ہیں۔جماعت رضائے مصطفی کے جن علماء ومشائخ نے فتنۂ ارتداد کی سرکوبی کی ان میں آپ کا کردار قائدانہ رہا۔ جماعت کے مناظرین کے سامنے قادیانی جتھے دم دبا کر بھاگے۔اپریل 1926ء میں جب سنی علماء ومشائخ نے" آل انڈیا سنی کانفرنس" کا قیام عمل میں لایا تو اس کے بھی آپ اہم رکن مقرر ہوئے۔ کانفرنس کے تحت مختلف اجلاسوں میں آپ نے اسلامی تشخص کے حوالے سے نہایت جاندار خطبات ارشاد فرمائے۔علماء ومشائخ نے قادیانیت کا رد بلیغ فرما کر عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ فرمایا۔۔۔۔۔

آپ کے فتاویٰ میں بھی ناموسِ رسالت اور عقیدہ ختم نبوت

کے حوالے سے کئی فتوے ملتے ہیں۔ آپ اپنے رسالے" الرمح الدیانی علی رأس الوسواس الشیطانی (1331ھ) میں فریق مخالف کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:" نیچری بھی بجھنم اس نے اس عبارت میں مرزائیوں کو بھی مسلمان بتایا اور مسلمانوں سے ان کے وہ ملعون اختلافات کہ خاتم النبیین کا انکار کرنا مرزا دجال کو نبی ماننا، اسے اگلے بہت انبیاء سے افضل جاننا، اگلے چارسو پیغمبروں کی پیشین گوئی جھوٹی ٹھہرانا، سیدنا مسیح رسول اللہ کو سڑی سڑی گالیاں دینا، ان کے معجزات کو مسمیریزم بتانا، ان کی نبوت کو باطل و بے دلیل بلکہ خلاف دلیل و ناممکن الثبوت کہنا ان پر اور ان کی والدہ ماجدہ مریم صدیقہ پر یہود ملاعنہ کے طعنوں کو لاجواب قرار دینا وغیرہ وغیرہ سب فروعی ٹھہرائے تو قطعاً یہ بھی انہی کی طرح ان تمام ضروریات دین کا منکر اور قطعاً اجماعا مرتد کافر ہے۔" مجموعہ رسائل امام المشائخ تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم قدس سرہ۔ جلد دوم۔ ترتیب: مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی، مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف۔ 1436ھ/2015ء ص98"۔۔۔اس کے بعد آپ نے اپنے والد گرامی رحمتہ اللہ علیہ کی نظریاتی اور اعتقادی دنیا میں شہرہ آفاق کتاب" حسام الحرمین" سے مرزا قادیانی آنجہانی کے خلاف فتویٰ تکفیر پیش فرمایا ہے۔

آپ نے اپنے رسالہ" تصحیح یقین برختم نبیین" میں قرآن و احادیث سے لفظ" خاتم النبیین" کے معنی و مفہوم کی نہایت احسن انداز میں وضاحت فرمائی ہے۔ اور معترضین کے لغو اعتراضات کا نہایت مسکت اور مدلل جواب دیا ہے۔

موضوع کی مناسبت سے اس رسالہ سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے اور جانئے کہ برصغیر میں انکار ختم نبوت کا فتنہ کیسے پروان چڑھا:: " پہلے اس کی تمہید اٹھاؤ یعنی ختم نبوت کا انکار اور قرآن عظیم میں جو" خاتم النبیین" صاف فرمایا گیا ہے اس کی تاویلیں کرو سب میں پہلے اس کی کوشش اسماعیل دہلوی نے کی کہ کہا:" خدا تو قادر ہے کہ ایک آن میں محمد جیسے کروڑوں پیدا کر ڈالے"۔۔۔مگر اسے ادعائے نبوت کا وقت نہ ملا، پھر اس کی اس ناپاک کوشش سے قاسم نانوتوی نے فائدہ اٹھانا چاہا اور تحذیر الناس اسی بارے میں تصنیف کی مگر وقت کی بات کہ وہ بھی اس کا وقت نہ پاسکا اور قبل اس کے کہ وہ دعویٰ نبوت کرے دنیا سے اٹھ گیا، پھر ان دونوں کے کئے سے قادیانی نے فائدہ اٹھایا اور بڑے شد و مد سے دعویٰ نبوت و مسیحیت کیا اور ایک قادیانی ہی کیا اکثر کو ان بے ہودہ کوششوں سے اپنے ناپاک مقصد میں مدد ملی، گھر گھر نبوت کے دعوے ہونے لگے، مسموع ہوا کہ اب بھی کوئی احمد الزماں نامی مدعی نبوت ہے، آج ہمدم 28/ اکتوبر ہمارے سامنے ہے، اس کے مراسلات میں ایک حیدر آبادی صاحب نے ایک اور مجہول منکر ختم نبوت کا بے سروپا مضمون شائع کرایا ہے اور اس کے رد کی استدعا کی ہے، اول ہم تحقیق مسئلہ کریں پھر مجہول صاحب کے جنون کا علاج"۔ (ایضا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ص193).

رسالہ کی آخری سطور بھی ملاحظہ فرمالیں:" مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے صاف ارشاد فرمایا" و خاتم النبیین"۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اب تک سب یہی سمجھے کہ حضور سب میں آخری نبی ہیں اور حضور کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا، آج کل چند ملحد، بے دین اگر کچھ خرافات، ہزلیات بکیں کیا قابل التفات

ہوں" (ایضا۔۔۔ص216)۔۔۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک منظوم کتاب" الاستمداد علی اجیال الارتداد (1337ھ) لکھی جس میں پہلے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ نعت پیش کیا ہے اور پھر برصغیر میں اٹھنے والے تمام فتنوں کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استمداد طلب کی ہے۔شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شرح اور حواشی" کشف ضلال دیوبند" (1337ھ) کے عنوان سے لکھے جنہیں بے حد شہرت حاصل ہوئی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک شعر میں فرماتے ہیں: اسرار و یت ختم نبوت:: سب کو عدم میں لاتے یہ ہیں۔۔۔۔۔۔ اس کی شرح لکھتے ہوئے مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" مولیٰ عزوجل نے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لاکھوں فضائل عالیہ خاصہ عطا فرمائے کہ کسی نبی ورسول نے نہ پائے، ازاں جملہ فوق سماوات معراج ہونا، اس زندگی میں دیدار الٰہی ہوا، خاتم النبیین ہونا، ظاہر ہے کہ یہ فضائل فقط رسول کہنے میں نہیں آسکتے۔ ورنہ رسول تو سب ہیں، سبھی میں ہوتے لیکن امام الوھابیہ کے نزدیک حضور کی جتنی خوبیاں، جتنے کمال ہیں سب رسول کہہ دینے میں آجاتے ہیں تو صاف کہہ دیا کہ حضور میں کوئی خوبی، کوئی کمال ایسا نہیں جو سب رسولوں میں نہ ہو، یہ معراج و دیدار و ختم نبوت و شفاعت کبری وافضلیت مطلقہ وغیرہا تمام خصائص حضور سے صریح انکار اور کھلا کفر ہوا" (ایضا۔۔۔جلد اول۔ص50).. آپ کے نعتیہ مجموعہ" سامان بخشش" میں بھی عقیدہ ختم نبوت کے لئے سامان موجود ہے۔ چند مثالیں دیکھیئے :تم ہو فتح باب نبوت:: تم سے ختم دور رسالت۔۔۔ان کی پچھلی فضیلت والے:: صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ صلی اللہ۔ تمہیں سے فتح فرمائی تمہیں پر ختم فرمائی! ۔رسل کی ابتدا تم ہو نبی کی انتہا تم ہو:: تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن:: نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو۔۔۔۔المختصر حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ ساری زندگی ناموسِ رسالت اور ختم نبوت کے محافظ بن کر رہے۔۔آپ کی خدمات جلیلہ کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ختم نبوت کے اس محافظ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلما ملتہ اجمعین۔۔۔۔دعاگو ودعا جو: احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ" خلیفہ مجاز بریلی شریف" سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الختم انٹرنیشنل سرپرست اعلیٰ ہماری آواز مدیر اعلیٰ الحقیقہ۔ادارہ فروغ افکار رضا وختم نبوت اکیڈمی برہان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 43710 (14/محرم الحرام 1442ھ/3/ستمبر 2020ء بروز جمعرات بوقت 1:38 رات)

بقیہ مضمون صفحہ 31

نوٹ: یہ مقالہ ماہ نامہ" آستانہ" دہلی شمارہ اکتوبر 1958ء اور روزنامہ" نوائے پاکستان" لاہور 16/اکتوبر 1958ء میں شائع ہوا ۔۔اس پر مقالہ نگار کا نام نہیں ملا یہ نادر و نایاب مقالہ ہماری مجلسِ مشاورت کے معزز رکن سید منور علی شاہ بخاری قادری رضوی صاحب زید مجدہ نے نارتھ کیرولینا امریکا سے ہمیں بھجوایا ہے۔۔ان کے شکریہ کے ساتھ ماہ نامہ مجلہ الختم انٹرنیشنل میں اس کی اشاعت ثانی عمل میں لائی جارہی ہے۔۔۔احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الختم انٹرنیشنل

مولانا مبارک حسین مصباحی

ماہ نامہ مجلہ الخاتم ﷺ انٹرنیشنل کچھ اپنے تاثرات

گذشتہ سے پیوستہ

آپ نے اداریہ" رونمائی" میں مسئلہ ختم النبیین ﷺ کی بنیاد پر قرآن اور احادیث کی روشنی میں جس مومنانہ فراست سے ہاتھ رکھ کر مسئلہ کو واضح فرمایا ہے، فکروفن کی گہرائی اور گیرائی پر تو آپ کی انگلیوں کا بوسہ لینے کو جی چاہتا ہے۔ مسئلہ ختم نبوت ایمان کا ناقابل ترک حصہ ہے، اس کا منکر دراصل قرآن عظیم اور سنت رسول ﷺ کا منکر ہے۔ ہمیں یاد آرہا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ نے تو یہاں تک ارشاد فرمادیا ہے کہ "کسی داعی نبوت سے دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے۔" دلیل طلب کرنے کا واضح مفہوم یہ ہے کہ اس اعتقاد کے بنیادی مسئلہ میں کسی قسم کا شک وریب ہے اور مسئلہ اعتقاد میں ذرہ برابر شک بھی ایمان کی پرشکوہ عمارت کو اسی وقت منہدم کر دیتا ہے۔ آپ نے اپنے نوکِ قلم سے واضح فرمادیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے خاتم النبیین ﷺ کے سرِ اقدس پر ختم نبوت کا تاج رکھا اور نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند فرمادیا ہے۔ آپ کی ذات اقدس پر نازل ہونے والی کتاب، آخری کتاب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ } (المائدہ، ۳)

یعنی اے محبوب آج میں نے تمہارے دین کی تکمیل تم پر فرمادی۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے اسلام کو دین پسند کیا۔ اب دین کا ہر مسئلہ قیامت تک قرآن اور احادیث کی روشنی میں حل کیا جاتا رہے گا۔ قیاس کا ثبوت بھی پیارے رسول ﷺ اپنے پیارے صحابی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ایک ملک کی جانب روانہ فرماتے ہوئے ان سے دریافت فرمایا، انھوں نے جواب دیا تو آقا ﷺ نے مسکراتے ہوئے اس کی مکمل تائید فرمادی تھی۔ شاید گفتگو کا رخ قدرے تبدیل ہوگیا۔ بلاشبہہ آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا ہمارے ایمان کا بنیادی اعتقادی حصہ ہے۔ خلیفۂ اول امیر المومنین نے باضابطہ یمامہ کے مقام پر سیف اللہ حضرت خالد بن ولید کی قیادت میں صحابۂ کرام کے بڑے بڑے قافلے منکرین ختم نبوت سے جنگ لڑنے کے لیے روانہ فرمائے تھے۔ یہ سچ ہے کہ بڑی تعداد میں باوقار صحابہ کرام نے شہادتوں کے جام نوش فرمائے، مگر اس عہد کے منکرین نبوت کو بھی اسی وقت جہنم رسید فرمادیا تھا، ان کے بعد تابعین، تبع تابعین اور صلحاے امت بھی منکرین ختم نبوت کے خلاف میدان میں کھڑے نظر آئے اور داعیانِ نبوت کو یکے بعد دیگرے قتل و غارت کے خونچکاں مراحل سے گزارتے رہے۔ آپ نے اداریہ (رونمائی) مجاہدانہ تیور میں تحریر فرمایا ہے: "۱۹۰۰ء میں قادیان (گورداسپور) سے مرزا قادیانی آنجہانی مسیلمۂ پنجاب بن کر نمایاں طور پر سامنے آیا۔ اس نے نہ صرف ظلی اور بروزی نبوت کا ڈھونگ رچایا بلکہ اس نے تمام انبیاے کرام علیہم السلام، صحابہ کرام علیہم الرضوان، اہلِ بیت اطہار اور اولیاے کرام کی شان میں کتابیں

لکھ لکھ کر ہرزہ سرائی کی۔ آہ افسوس! یہ خبیث کسی غازی کے ہتھے نہ چڑھ سکا...."اس خبیث جہنم رسید کے بعد آپ نے محافظین ناموسِ رسالت مآب ﷺ کا ذکر خیر فرمایا ہے، اس کے بعد آپ نے ختم نبوت فورم کے روحِ رواں مولانا مفتی سید محمد مبشر رضا قادری صاحب زید مجدہ نے ماہ نامہ مجلہ "الخاتم ﷺ" کا قیام عمل میں لایا" خیر آپ نے اپنے بزرگانہ لب و لہجے میں رقم فرمایا ہے، ورنہ سچائی یہ ہے کہ پیکرِ اخلاص، قاطع قادیانیت محافظِ ناموسِ رسالت مآب ﷺ ایک بلند علمی اور تحقیقی شخصیت ہیں، ختم نبوت فورم چلانا کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے، اور پھر ایک مستقل رسالے کا اجرا مسئلۂ ختم نبوت پر جان جوکھم میں ڈالنا ہے، کسی ایک موضوع پر مستقل ماہ نامہ جاری رکھنا کتنا مشکل کام ہے، ہم آپ کی بزرگانہ سرپرستی اور آپ کے جواں ہمت اور جواں سال مدیر اعلیٰ کی ہمتوں کو خوب خوب سلام پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی مصطفےٰ جانِ رحمت ﷺ کے طفیل مزید عزم و حوصلہ عطا فرمائے۔ اس کے بعد آپ نے انتہائی اختصار کے ساتھ ذکر فرمایا ہے کہ ۲۰۱۶ء میں اس کے چند شمارے شائع ہوئے تھے، پھر یہ سلسلہ تعطل کا شکار ہوگیا، خیر اب اس کی باضابطہ دوسری اشاعت جولائی ۲۰۲۰ء/ ذی قعدہ ۱۴۴۱ھ سے شروع کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اشاعت ثانیہ کو استحکام عطا فرمائے۔ آمین۔ اس کے بعد حضرت دامت برکاتہم العالیہ نے مجلس ادارت اور مجلسِ مشاورت کا ذکر خیر فرمایا ہے کہ ان میں پاک و ہند، امریکہ، عمان اور برطانیہ وغیرہ ممالک کے ذمہ دار قلم کاروں اور اہم شخصیات کے نام درج کیے گئے ہیں تا کہ عالمی سطح پر زیادہ سے زیادہ اس کی شہرت و مقبولیت ہو اور اسرائیل، امریکہ اور برطانوی ممالک کی سرپرستی میں قادیانیت اور کچھ دیگر مدعیانِ نبوت بال و پر نکال رہے ہیں، انٹرنیشنل سطح پر ان کا قلع قمع کیا جاسکے۔ اس کے بعد آٹھ مقالات و مضامین کا ذکر خیر کیا گیا ہے جو موجودہ شمارے میں شامل ہیں۔ قارئین کو جذباتی انداز میں بیدار کیا گیا ہے۔ ہم اس مختصر، جامع اور اپنے موضوع کو محیط اداریے پر دل کی گہرائیوں سے تبریکات پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایک صفحے میں منظومات ہیں نعت شریف امامِ نعت گویاں، اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عشق پرور قلم نے رقم کی ہے۔ نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا اف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا جان و دل، ہوش و خرد سب تو مدینہ پہنچے تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری پر تبصرہ کرنا مجھ ہیچ مداں کی دسترس سے بہت بلند ہے، بس اتنا سمجھ لیجیے کہ آپ دبستانِ نعت کے امام ہیں، آپ کی نعتیں اردو، فارسی اور عربی میں ہیں، تینوں زبانوں میں آپ کے مستقل دیوان ہیں اور مقبول عام و خاص ہیں۔ جناب ضیا رسول نے "ہجو لعنۃ بر قادیانی آنجہانی" لکھ کر اپنے فن کا مظاہرہ فرمایا ہے، دو ایک شعر ملاحظہ فرمائیے۔ زینت تھی یہ اور یلاش کا بستر حیض جاری تھا دست جاری ہے ہر بیماری سی ہر بیماری ہے مقعد کی راہ سے ابل پڑا ہے لہو یلاش نے ایسی اُسے لت ماری ہے ہر بیماری سی ہر بیماری ہے بہر کیف ہجو گوئی بھی ایک فن ہے، جناب ضیا رسول نے بھی بڑی حد تک اپنے فن کا کامیاب مظاہرہ کیا ہے۔ ص: ۵/ پر آپ یعنی شیخ طریقت حضرت سید صابر حسین شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ کی انتہائی معلومات افزا تحریر پر تنویر ہے، عنوان ہے "ختم نبوت کے تحفظ میں امام احمد رضا کا نمایاں کردار" ظاہر سی بات ہے کہ خانوادہ رضویہ

بریلی شریف کے اساطین علم اور کاملانِ طریقت نے اپنے اپنے عہد میں ناموسِ رسالت مآب ﷺ کے لیے مسلسل کاوشیں فرمائی ہیں۔مقامِ افسوس یہ ہے کہ قادیانیت کی رسول دشمنی سے قبل دیوبندی مکتبِ فکر کے مولویوں نے بھی بارگاہِ رسول ﷺ میں ختم نبوت کے موضوع پر خوب ہرزہ سرائی کی ہے۔ مولانا احسن نانوتوی (م:۱۳۱۲ھ/ ۱۸۹۴ء) نے جب حدیث اثر بن عباس کی بنا پر اپنے اس باطل عقیدے کا اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ بھی ہر طبقۂ زمین میں ایک ایک خاتم النبیین موجود ہے"۔اس وقت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے والد گرامی رئیس المتکلمین حضرت علامہ نقی علی خاں رحمتہ اللہ علیہ (م:۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء) نے سخت گرفت فرمائی اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو گمراہ اور خارج از اہلِ سنت قرار دیا۔آپ کے فتوے کی تائید میں بریلی شریف، بدایوں شریف اور رام پور وغیرہ کے علما اور مفتیانِ کرام نے اپنے فتاوے جاری فرمائے۔آپ نے اپنے اس مضمون میں تحریر فرمایا ہے:"۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے"جزاء اللہ عدوہ باباء ختم النبوۃ" لکھ کر ختم نبوت کے مطلب ایمانی ایک سو بیس اور منکرین ختم نبوت تیس نصوص کے تازیانے برسائے، اس پر عرب وعجم کے علمائے کرام نے تصدیقات بھی فرمائیں۔ ۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء میں آپ نے"السوء العقاب علی مسیح الکذاب" لکھ کر دس وجوہ سے قادیانی آنجہانی کا کفر ظاہر و باہر کر کے فرمایا کہ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔اس کے ضمن میں مدیر محترم اپنے خاص لب و لہجے میں ایک خوش خبری رقم فرماتے ہیں:"اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب کی تسہیل وتخریج واضافہ کے ساتھ بنام کتاب" قادیانی کذاب" مؤلف مفتی سید مبشر رضا قادری چھپ چکی ہے۔"واقعہ یہ ہے کہ اس خوش خبری کو پڑھ کر طبیعت فرط مسرت سے تڑپ اٹھی کہ بلاشبہہ حضرت علامہ مفتی سید مبشر رضا قادری تحفظِ ختم نبوت کے چھپے ہوئے بڑے رستم ہیں،کسی موضوع پر مستقل کتاب لکھنا بھی ایک اہم کام ہے، مگر مجدد و مفکر امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم محقق کی کتاب کی تسہیل،تخریج اور اس پر اضافہ کرنا یقیناً انتہائی اہم علمی اور تحقیقی کارنامہ ہے، جب تک کسی تحریک کے قائد میں یہ شوقِ فراواں نہ ہو تو کام پورے طور پر مکمل نہیں ہوتا۔صاحبِ مضمون حضرت سید صابر حسین شاہ بخاری قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے موضوع پر دیگر اہم شواہد بھی جمع فرمائے ہیں۔اسلوب اتنا پیارا اور دل کش ہے کہ کسی بھی پیراگراف کی ابتدائی چند سطریں پڑھ کر ہی قاری قلم کار کے مدعا تک پہنچ جاتا ہے۔آپ نے اپنے نقطۂ نظر کی تائید میں اپنے عہد میں ناموسِ رسالت کے سب سے بڑے محافظ امیر کاروانِ نعت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار بھی نقل فرمائے ہیں: آتے رہے انبیا کما قیل لھم الخاتم حقکم کہ خاتم ہوئے تمھیں جو ہوا دفترِ تنزیل تمام آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم تمھیں سے فتح فرمائی، تمھیں پر ختم فرمائیں رسل کی ابتدا تم ہو نبی کی انتہا تم ہو تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی، نہیں ممکن نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیا تم ہو اس کے بعد"تاریخ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت ﷺ" کے اہم نام سے قسط وار ایک انتہائی اہم کتاب شروع ہوتی ہے۔اس کے مؤلف ہیں مقصود احمد اصلاحی (سلطانی) ایم۔اے۔ پنجاب یونیورسٹی،تحصیل جنرل سکریٹری حضرت سلطان باھو ٹرسٹ، پاکستان۔کتاب اپنے زبان و

بیان کی شائستگی اور مواد و استدلال کی فراوانی سے لبریز ہے اگرچہ ہمارے سامنے ابھی صرف قسط اول ہے مگر دیگ پکی ہے یا کچی چند دانے دیکھنے سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے ، یہ الگ بات ہے کہ اس گراں قدر کتاب پر کچھ لکھنے کی ہمیں حضرت مؤلف دام ظلہ العالی نے اجازت مرحمت نہیں فرمائی ہے مگر ایک قاری اور ماہنامے کے ذمہ داران نے حکم دیا ہے اس لیے چند سطریں لکھنے کا تو جواز مل ہی جاتا ہے۔ حضرت سلطان العارفین سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی روحانی شخصیت سے ہم عرصہ دراز سے آشنا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات سے ہمیں مسلسل فیضیاب فرمائے۔ آمین۔ ہم نے قسط اول کا مطالعہ کر کے اندازہ کیا کہ قلم کار زبان و ادب کے ساتھ روحانی بالیدگی سے بھی بڑی حد تک سرشار ہیں۔ تحفظ ناموسِ رسالت مآب ﷺ کے دردمند اور سچے محافظ ہیں۔ آپ عصری قوانین سے روحانی تحفظات پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ ان کی نظر عالمی مسائل پر ہے ناموسِ رسالت پر دنیا میں کہاں کہاں حملے ہو رہے ہیں اور حملہ آور کون کون شاطر ہیں، مسئلہ صرف ایک بد باطن غلام احمد قادیانی کا نہیں بلکہ ان کی نظر بے ہودہ دشمن قرآن سلمان رشدی جہنم رسید پر بھی ہے اور ۱۹۳۵ء میں (Story Of Mumammad) کے عنوان سے گستاخانہ انداز سے ایک انگریز ملعونہ مصنفہ نے کتاب لکھی۔ مارٹن کردنے (Muhammad) کے عنوان سے ایک دل آزار کتاب لکھی۔ مول شنکر ایک ہندو نے کتاب "ستیارتھ پرکاش" ۱۸۷۴ء میں لکھی اور امہات المومنین پر گستاخانہ قلم اٹھایا۔ اور عاشقانِ مصطفےٰ ﷺ کے دلوں پر ناپاک حملے کیے۔ (Life of Muhammad) کے عنوان سے انگریز مصنف سر ولیم میور گستاخ رسول نے بدترین کتاب لکھی۔ جب جھوٹے نبیوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے کرنا شروع کیے وغیرہ وغیرہ۔ اور ان جیسی دیگر کتابیں لکھنے کا بنیادی پس منظر ہے یقیناً جب عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ ان امور اور معاملات کو دیکھتے اور سنتے ہیں تو ان کے فکر و قلم میں حرکت پیدا ہوتی ہے پاکستان اور دیگر ممالک میں اہلِ دل آگے بڑھتے ہیں اور شاتمانِ رسول ﷺ اور گستاخانِ اسلام کو قتل و غارت گری کی منزلوں سے گزار دیتے ہیں۔ مصنف اپنی کتاب کی پہلی قسط کے آخر میں ایک نوٹ لگاتے ہیں۔ نوٹ: صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید تمام غلطیوں سے پاک ہے اگر اس کتاب میں نادانستہ کوئی غلطی رہ گئی ہو تو مہربانی فرما کر مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں غلطی شائع نہ ہو سکے۔ حضور میری تو ساری بہار آپ سے ہے میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے صفحہ چودہ پر ڈاکٹر فیصل گلیاوی کی تحریر ہے عنوان ہے "لبادۂ احباب میں اغیار" آپ نے پانچ صفحات سے کچھ زائد پر معلومات افزا مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ ایک اچھے قلم کار کی حیثیت سے آپ نے اس کافر و مرتد کے کفریات پر روشنی ڈالی ہے۔ زبان و بیان صاف اور واضح ہے حق یہ ہے کہ آپ نے اپنے موضوع کا بڑی حد تک حق ادا کر دیا ہے، آپ نے ابتدائی ضروری باتوں کے بعد مدعی نبوت کافر و مرتد غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے کفریات حوالوں کے ساتھ نقل فرمائے ہیں۔ ان کے بعد آپ لکھتے ہیں: " قادیانی کون؟ جس کا عقیدہ ہو کہ مرزا اللہ کا نبی اور رسول ہے، نبی قادیانی کی شکل میں آئے ہیں، مرزا کا قول قولِ فیصل ہے۔ قرآن قادیان کے قریب نازل کیا گیا، کلمہ میں جہاں محمد اس سے محمد عجمی (مرزا قادیانی) مراد ہے۔ مرزا قادیانی رحمۃ للعالمین

ہیں۔ مرزا کی بیٹی سارے نبیوں کی بیٹی ہے، مرزا کی اولاد شعائر اللہ ہے، مرزا کی بیوی ام المومنین ہے، مرزا کے گھر والے اہلِ بیت ہیں، مرزا کی باتیں احادیث ہیں، مرزا کے جانشین خلفائے راشدین ہیں۔ الخ ص: ۱۷۔ اس کے بعد آپ نے "علمائے اہلِ سنت نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا ہے۔" کے عنوان سے چند اکابر ومشائخ کا ذکر اور ان کے فتاویٰ اور ارشادات کو نقل فرمایا ہے۔ ان میں چند یہ بزرگ ہیں: (۱)- مجددِ دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (۲)- تاجدارِ گولڑہ قاطع قادیانیت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔ (۳)- مجاہدِ ختم نبوت مولانا امام الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمتہ اللہ علیہ۔ (۴)- حافظ الحدیث والقرآن، استاذ العلما پیر سید جلال الدین شاہ مشہدی رحمۃ اللہ علیہ بھکھی شریف۔ رد قادیانیت میں ان کے کارناموں کا تذکرہ کیا ہے ان کے بعد فتویٰ علمائے برِ صغیر پاک و ہند اور فتویٰ علمائے حجاز وشام کا مختصر بیان ہے۔ "دیسی ملحدین کے ولایتی حربے" اس کے قلم کار ہیں ڈاکٹر سید تصدق حسین شاہ۔ اپنے موضوع پر مضمون اچھا ہے قارئین یقیناً اس سے استفادہ کریں گے اور دعا دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ صفحہ ۲۳ / پر ہے: "کیا امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے مختار ثقفی کی تعریف کی" یہ تحقیقی تحریر رقم فرمائی ہے حضرت مولانا احمد رضا نوری دام ظلہ العالی نے اس تحریر کی موضوع سے مناسبت یہ ہے کہ انجینئر محمد علی مرزا اپنے بیان میں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان لگاتے ہوئے کہتا ہے کہ: "ابن کثیر نے بھی تعریف کی ہے، قاتلین حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے پر مختار ثقفی کی اور کہا اس نے مسلمانوں کے دل ٹھنڈے کیے ہیں۔" (چینل انجینئر محمد علی مرزا، تاریخ، ۲۳ / اکتوبر ۲۰۱۶ء، مسئلہ نمبر: ۱۵۷، وقت: ایک بج کر پچپن

منٹ تا دو بج کر سولہ منٹ) حضرت مولانا احمد رضا نوری نے بڑے مستحکم دلائل اور تاریخی شواہد کی روشنی میں واضح کیا کہ مختار ثقفی ناصبی تھا امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے شدید بغض رکھتا تھا یہ کذاب، ملعون اور مدعیِ نبوت تھا۔ امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہ کی صلح کے بعد جب امام کو اپنے لشکر پر بے وفائی کا خدشہ ہوا تو امام حسن رضی اللہ عنہ ایک چھوٹی سی فوج لے کر مدائن کی طرف چلے گئے۔ اس وقت مدائن کا نائب مختار ثقفی کا چچا تھا اور یہ خود بھی مدائن میں موجود تھا، اس مختار ثقفی کی امام حسن رحمۃ اللہ علیہ کی دشمنی کی کہانی حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اور جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کی خیانت کو محسوس کیا تو آپ اپنے لشکر کو چھوڑ کر ایک چھوٹی سی فوج کے ساتھ مدائن کی طرف تشریف لے آئے تو مختار ثقفی نے اپنے چچا سے کہا اگر میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دوں تو ہمیشہ کے لیے اس کے نزدیک میرا ایک کارنامہ ہوگا، اس کے چچا نے اسے کہا اے میرے بھتیجے! تو نے مجھے بہت بڑا مشورہ دیا۔" (البدایہ والنہایہ، ج: ۸، ص: ۳۶۱، مترجم، ناشر: نفیس اکیڈمی کراچی، طبع اول جنوری ۱۹۸۹ء) مدعی نبوت مختار ثقفی حضرت امام زین العابدین کے خلاف بھی جھوٹی باتیں منسوب کرتا تھا "آپ نے یہ روایت بھی نقل فرمائی ہے: "عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: کان المختار یکذب علیٰ علی بن الحسین علیہما السلام" امام عبد اللہ (جعفر صادق) نے فرمایا: مختار (بن ابی عبید ثقفی) امام علی بن حسین (زین العابدین) علیہما الرحمہ پر جھوٹ بولتا تھا۔ خلاصۂ مضمون یہ ہے کہ مختار ثقفی اہلِ سنت اور اہلِ تشیع سب کے نزدیک جھوٹا، عیار، ابن الوقت اور مدعی نبوت تھا اس نے جو حضرت امام حسین کی شہادت

کے بعد آپ کے دشمنوں پر تلوار اٹھائی تھی اس کا مقصد اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت اور عقیدت ہرگز نہیں تھی بلکہ وہ ایک لالچی خود غرض تھا بعد میں اس کا جو انعام ہوا وہ سب کے سامنے ظاہر ہے۔ "خاتم النبیین ﷺ کا درست ترجمہ و مفہوم" اس تحقیقی مضمون کے قلم کار ہیں جناب مبارک علی رضوی آپ نے بڑے واضح دلائل سے "خاتم النبیین ﷺ" کا معنیٰ اور مفہوم سمجھانے کی کاوش فرمائی ہے۔ آپ نے پہلے حدیث رسول ﷺ نقل فرمائی، خاتم النبیین ﷺ فرماتے ہیں: "میری اور دیگر انبیا کی مثال ایسے ہے جیسے ایک شخص نے ایک حسین و جمیل عمارت بنائی مگر ایک کونے میں اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی لوگ اس کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے مگر ساتھ یہ بھی کہتے کہ یہاں اینٹ کیوں نہ لگائی گئی۔ "فانا موضع اللبنۃ جئت فختمت الانبیاء" پس میں وہ اینٹ ہوں اور میں "سلسلۂ ختمِ نبوت کرنے والا ہوں۔" (صحیح مسلم، ص: ۱۱۴، کتاب الفضائل، دار الفکر بیروت، ۲۰۰۳ء) قلم کار کا بنیادی نقطۂ نظر یہ ہے کہ "خاتم النبیین ﷺ کا معنیٰ ہے کہ آقا نبوت کی ایسی مہر ہیں کہ آپ نے سلسلۂ نبوت پر مہر ثبت کر کے اس سلسلۂ نبوت کو قیامت تک کے لیے بند کر دیا، اپنے مدعا کے ثبوت میں آپ نے قرآن عظیم، احادیث نبویہ اور لغات سے بھی بھر پور دلائل اور شواہد جمع فرمائے ہیں۔ صفحہ ۳۳ پر مضمون ہے:۔ "صوفیائے کرام سے منسوب متنازعہ عبارات پر انجینئر مرزا کے موقف کا تحقیقی جواب" نعمان شاہ انگلینڈ، مضمون بہتر ہے اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ "قادیانیوں سے مسلمانوں کا اصل اختلاف" از: ضیاء رسول امینی، یہ مضمون بھی بڑی حد تک قابل مطالعہ ہے۔ "شناسائی" کے عنوان سے دو مکتوب ہیں۔ پہلا مکتوب معروف ادیب و شاعر حضرت علامہ کلام احمد ازہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کا ہے۔ آپ اپنے مکتوب گرامی میں رقم طراز ہیں: بلاشبہ ایک ذرۂ ناچیز کو آسمان کا تارا بنا دینا اہلِ بیت اطہار ہی کا حصہ ہے۔ میں اپنی قسمت پر جتنا ناز کروں کم ہے۔ بہ طور تحدیث نعمت یہ کہنا بجا یقین کرتا ہوں:" ایک شہزادے کی توصیف ہی کے صدقے عجب کمال ملا صابر اس کی وجاہتوں کا امین بعد اس کے یہ خوش خصال ملا" دراصل شیخ طریقت حضرت سید صابر حسین شاہ بخاری قادری دامت برکاتہم القدسیہ اور حضرت علامہ مفتی سید مبشر رضا قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ہمارے حضرت کو مجلس ادارت میں شامل فرمایا اس نعمت غیر مترقبہ پر وہ بے حد شکر گزار ہیں اور لکھتے ہیں کہ "ایک ذرۂ ناچیز کو آسمان کا تارا بنا دینا اہلِ بیت اطہار ہی کا حصہ ہے۔" خاتم النبیین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: "انما انا قاسم واللہ یعطی" اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور تقسیم میں کرتا ہوں یہ دونوں بزرگ اسی داتا کی نسل پاک اور خانوادۂ مصطفیٰ ﷺ کے چشم و چراغ ہیں: آتا ہے فقیروں پہ انھیں پیار کچھ ایسا خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو

(مضمون جاری ہے، بقیہ ان شاء اللہ اگلے شمارے میں)

بقیہ مضمون صفحہ 5

جواب نمبر ۱:

پوری تاریخ اسلامی کی لکھی گئی سینکڑوں معتبر تفاسیر میں سے کوئی ایک ایسا مستند حوالہ پیش کریں جس میں سورۃ درج بالا سے امکان نبوت پر استدلال کیا گیا ہو اور یہ کہا گیا ہو کہ ''کوثر'' سے مراد مرزا غلام قادیانی ہے؟ ہمارا یہ مطالبہ بطور قرض کے پوری قوم مرزائیہ کے سر پر ہے۔

علماء ومشائخ کی خدمت میں۔۔۔چند گزارشات...!

بسم اللہ الرحمن الرحیم،نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔۔۔

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حق وباطل کی جنگ روز ازل سے روز ابد تک جاری وساری رہے گی۔اللہ تعالیٰ کے پہلے پیغمبر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر پیغمبر آخرالزماں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک احقاق حق اور ابطال باطل کے مناظر پر قرآن کریم فرقان حمید شاھد وناطق ہے۔پیغمبر آخرالزماں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد بھی حق وباطل کی جنگ جاری وساری ہے۔حتیٰ کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ مبارک ہی سے کذابوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا تھا۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے ان کذابوں کی ایسی سرکوبی فرمائی کہ ان کے مکروہ عزائم خاک میں مل کر رہ گئے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بعد تابعین، پھر تبع تابعین اور ان کے بعد سلف صالحین نے عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔برصغیر کا خطہ فتنوں کی آماجگاہ ثابت ہوا۔ان فتنوں میں مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کا فتنہ "فتنۂ عظیمہ "بن کر سامنے آیا۔ اس فتنہ کے تعاقب میں بھی ہمارے علماء ومشائخ نے نمایاں کردار ادا کیا۔اگرچہ مرزا خوب ذلیل ورسوا ہوا لیکن یہ فتنہ مکمل ختم نہ ہو سکا۔مرزا آنجہانی کی ذریت نے اس فتنہ کی خوب آب یاری کی۔انہیں یہود ونصاریٰ کی مکمل پشت پناہی بھی ہر دور میں حاصل رہی ہے۔الحمدللہ علی احسانہ،علماء ومشائخ اس فتنہ کے تعاقب میں آج بھی مصروف عمل ہیں۔مملکت خداداد پاکستان میں تحریک ختم نبوت1953ء اور تحریک ختم نبوت1974ء میں ہمارے علماء ومشائخ نے جس تندہی سے اپنا مجاہدانہ کردار ادا کیا تھا۔آج پھر اسی تگ وتاز کی ضرورت ہے۔ہر محاذ پر اس فتنہ کا رد بلیغ ہونا چاہیے۔ہمارے علماء ومشائخ،خطباء،ادباء،شعراء اور سیاست دانوں کو اپنی بیداری کا ثبوت دینا چاہیے۔ الحمدللہ،ہمارے صحافتی محاذ پر اس فتنہ خبیثہ کے تعاقب میں کچھ عرصے سے تیزی دیکھنے میں آئی ہے۔شیران اسلام پاکستان کے ترجمان مجلّہ "الحقیقہ " کا "تحفظ ختم نبوت نمبر "دو جلدوں میں سامنے آچکا ہے،تیسری جلد پر کام جاری ہے۔ لاہور سے سہ ماہی "المنتہٰی "ختم نبوت کے حوالے سے مصروف ہے۔ ختم نبوت فورم کے زیر اہتمام ماہ نامہ مجلّہ "الخاتم "انٹرنیشنل بھی اسی سلسلہ الزاھب کی ایک حسیں کڑی ہے۔ یہ رسالہ "تحفظ ختم نبوت" کے وقف ہے۔اس میں محافظین ختم نبوت کے تذکار بھی شامل ہوں گے اور یہ کذابوں کے خلاف برسرپیکار بھی رہے گا۔اس میں اہل سنت کی ان تمام نگارشات کو جگہ دی جائے گی جن کا تعلق عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ یا محافظین ختم نبوت کی خدمات جلیلہ سے ہوگا۔۔اس موضوع سے متعلقہ کتابوں پر تبصرہ بھی شامل ہوگا۔"الخاتم "کے حوالے سے آپ کی آراء بھی رسالہ کی زینت بنائی جائیں گی۔۔چونکہ یہ رسالہ انٹرنیشنل سطح پر مطلع صحافت پر طلوع ہو رہا ہے اس لیے دنیا کے کسی بھی کونے سے ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد میں جاری سرگرمیوں کو اس میں شامل کیا جائے گا۔۔۔ آپ کی خدمت میں ہم گزارشات پیش کرتے ہیں کہ یہ آپ کا اپنا رسالہ ہے۔آگے بڑھیں اور ہماری سرپرستی فرمائیں۔اس کی اشاعت کو عام کرنے میں اپنا تعاون فرمائیں۔اپنی نگارشات عطا فرمائیں،اپنی آراء سے ہمیں نوازیں۔۔۔اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہم سب کو عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت احسن انداز میں کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہٖ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین۔۔ع۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری ۔۔۔۔۔۔

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ
(سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلّہ الخاتم انٹرنیشنل)

مفتی سید محمد مبشر رضا قادری غفرلہ
(مدیر اعلیٰ ماہ نامہ مجلّہ الخاتم انٹرنیشنل)

محمد احمد رضا غفرلہ (ناظم نشرواشاعت ماہ نامہ مجلّہ الخاتم انٹرنیشنل/3....(صفرالمظفر 1442ھ/21 ستمبر 2020ء بروز پیر بوقت 8:50 صبح۔